466

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 22۔مارچ2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسولِ مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1. سردار خالد سلیم بھٹی: ملک بھر میں ہونے والی مہنگائی کے تناظر میں وفاقی حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں یکم جولائی 2009 اور یکم جولائی 2010 سے ایڈہاک الاؤنس کی صورت میں اضافہ کیا۔ وفاقی حکومت کی پیروی میں تمام صوبائی حکومتوں نے بھی یہ اضافہ اپنے ملازمین کو دیا۔ ہر سال یکم دسمبر کو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ہونے والی سالانہ انکریمنٹ کے نتیجے میں سرکاری ملازمین کی basic pay تبدیل ہو جاتی ہے اور اسی تناسب سے ایڈہاک الاؤنس میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ تاہم اس سلسلے میں صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین سے امتیازی سلوک برتا جارہا ہے۔ وہ اس طرح کہ basic pay میں یکم دسمبر 2010 کی انکریمنٹ کے بعد وفاقی حکومت اور دیگر تین صوبائی حکومتوں کے ملازمین کے مذکورہ ایڈہاک الاؤنس بابت سال 2009 اور سال 2010 دونوں میں خود بخود اضافہ ہوگیا، تاہم صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کے صرف 2009 والے ایڈہاک الاؤنس میں اضافہ کیا گیا اور محکمہ خزانہ، حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.2.2./2010 مورخہ 11۔نومبر 2010 کے ذریعے 2010 کے ایڈہاک الاؤنس کو 30۔جون 2010 کی سطح پر منجمد کر کے وفاقی اور دیگر تین صوبوں کے ملازمین کے برعکس صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کو اس اضافے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ یہ امر نہ صرف غیر منصفانہ اور امتیازی ہے بلکہ پاکستان کے

آئین اور بنیادی حقوق
کی صریح خلاف ورزی بھی ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کے اس منتخب ایوان کی رائے ہے کہ اس نوٹیفکیشن کو فوری طور پر واپس لے کر صوبہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کے ساتھ ہونے والے امتیازی سلوک کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں پائے جانے والے احساس محرومی کو دور کیا جائے۔

467

2. محترمہ سیمل کامران: یہ ایوان حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سول سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت جو سرکاری ملازمین ممبر شپ حاصل نہ کر سکے انہیں ممبر شپ حاصل کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

3. صاحبزادی نرگس ظفر: اس ایوان کی رائے ہے کہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر راولپنڈی میں قائم جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی اور لاہور میں قائم جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں توسیعی منصوبہ بنایا جائے تاکہ نئے صحافیوں کو بلاتفریق پلاٹ مل سکیں۔اس حوالے سے فوری اقدامات کئے جائیں۔

4. جناب اعجاز احمد خان: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قرآن پاک باترجمہ کی تعلیم کو بطور مضمون سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں میں جماعت اول سے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے۔

5. شیخ علاؤالدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ حقائق کے مدنظر لاہور ہائی کورٹ کا نام پنجاب ہائی کورٹ کر دیا جائے۔

468

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تئیسواں اجلاس

منگل،22۔مارچ2011

(یوم الثلاثہ،16۔ربیع الثانی1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز،لاہور میں صبح 11بج کر13منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى أَنْ
نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝٥ يَسْئَلُ
أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا
لَا وَزَرَ ۝١١ إِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَصِيْرَةٌ ۝١٤ وَلَوْ أَلْقٰى مَعَاذِيْرَهُ ۝١٥

سُوۡرَةُ الۡقِيَامَة آیات1 تا15

ہم کو روز قیامت کی قسم(1)اور نفس لوامہ کی(کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے)(2)کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی(بکھری ہوئی)ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟(3)ضرور کریں گے(اور)ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں(4)مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے(5)پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہو گا؟(6)جب آنکھیں چندھیا جائیں(7)اور چاند گہنا جائے (8)اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں(9)اس دن انسان کہے گا کہ (اب)کہاں بھاگ جاؤں؟

(10) بیشک کہیں پناہ نہیں (11) اس روز پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (12) اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے اور پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیئے جائیں گے (13) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (14) اگرچہ عذر و معذرت کرتا ہے (15)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ
میرے آقا میرے لجپال مدینے والے
میرے حالات بدل ڈال مدینے والے
اپنے دکھ درد سناؤں میں کسے تیرے سوا
بن تیرے کون سنے حال مدینے والے
اپنی آنکھوں سے لگاؤں میں سنہری جالی
مجھ کو بلوائیے ہر سال مدینے والے
صدقہ حسنین کا بھر دیجئے دامن خالی
مجھ کو کر دیجئے خوشحال مدینے والے
عیب محشر میں کبھی کھلنے نہ پائیں میرے
رکھنا دامن میں بہرحال مدینے والے

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ جب بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا تو اس میں ہمیشہ یہ فیصلہ ہوا کہ وقفہ سوالات کے اندر کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں لیا جائے گا لیکن پچھلے چند دنوں سے وقفہ سوالات کی violation ہو رہی ہے۔ لہذا تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وقفہ سوالات ہو جائے تو اس کے بعد میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے Visitors Gallery Lock کر دی ہے پہلے ہی اس House میں بہت کم capacity ہے اوپر صحافی صاحبان اور ممبران کے بیٹھنے کی جگہ ہے تو میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا اس کی کوئی repair ہو رہی ہے یا کیا وجہ ہے کہ یہ بند کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! کیا Visitors Gallery بند کی گئی ہے؟ Visitors Gallery بالکل بند نہیں وہاں بیٹھنے کی اجازت ہے۔

جناب سعید اکبر خان: کچھ مہمان آئے تھے تو میں نے ان کے کارڈ بنوانے کے لئے ابھی آپ کے آفس سے رابطہ کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں ابھی کہہ دیتا ہوں۔ سیکرٹری صاحب دیکھ لیجئے گا۔

جناب سعید اکبر خان: انہوں نے مجھے یہ کہا کہ Visitors' Gallery تو 11 تاریخ سے lock ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہاں روزانہ دوست بیٹھتے رہے ہیں۔ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ سیکرٹری صاحب! اسے دیکھیں اور فوری کروائیں۔ جی، پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 167 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شراب فروخت کرنے کے لئے جاری کئے گئے 2005 سے
آج تک لائسنسوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*167: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سال 2005 سے آج تک شراب فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے جن کو شراب فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے گئے ان کے نام و پتاجات اور ان کی کل تعداد کیا ہے نیز ہر سال ان میں کتنا اضافہ ہوا اور لائسنس جاری کرنے کا میرٹ بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

سال 2005 سے اب تک کسی ادارے کو شراب فروخت کرنے کا کوئی لائسنس جاری نہیں کیا گیا اس لئے سابقہ شراب فروخت کرنے والے لائسنسوں جو گیارہ ہیں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

جہاں تک میرٹ کا سوال ہے حدود آرڈیننس 1979 سیکشن 25 کے تحت محکمہ شراب فروخت کرنے کا لائسنس تمام اصول و ضوابط پورے کرنے کے بعد حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت صرف چار پانچ سٹار ہوٹلوں کو دیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ صرف four and five star hotels کو لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف ان four and five star hotels کے نام بتادیں جنہیں یہ لائسنس دیا ہوا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! کل گیارہ ہوٹلوں کو یہ لائسنس دیئے ہوئے ہیں لیکن ان میں سے نو ہوٹل ہیں جہاں ہماری wine shops ہیں جہاں پر شراب فروخت ہوتی ہے لیکن دو ہوٹل ایسے ہیں جن کے پاس لائسنس تو ہیں لیکن وہاں شراب فروخت نہیں ہو رہی ان میں فلیٹیز ہوٹل لاہور اور دوسرا اسپیسل ہوٹل مری ہے۔ اس کے علاوہ جن ہوٹلوں میں شراب فروخت ہو رہی ہے ان میں آواری ہوٹل لاہور، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور، ہالیڈے ان ہوٹل لاہور، ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن، پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی، فلیش مین ہوٹل راولپنڈی، سرینا ہوٹل فیصل آباد اور رمادہ ہوٹل ملتان ہیں۔ یہ نو ہوٹل ہیں جہاں wine shops ہیں اور وہاں شراب فروخت کی جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے اس بات پر حیرانگی ہے کہ جتنے ہوٹلوں کے پاس شراب کے لائسنس ہیں ان تمام کے نام منسٹر صاحب کو زبانی یاد ہیں۔ میں انہیں شاباش دیتا ہوں کہ کسی اور بات کو یاد کریں یا نہ کریں لیکن جن کو لائسنس دیئے ہوئے ہیں انہیں یاد کیا ہوا ہے اور انہوں نے بغیر وقفہ کئے اور بغیر کوئی کاغذ دیکھے ان سب کے نام پڑھ دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! آپ ان ناموں میں کوئی اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں ان کی efforts اور یاد داشت کو appreciate کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ جی، حسن مرتضٰی صاحب!

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! محترم وزیر [***********] ایکسائز سے گزارش ہے کہ انہوں نے جو ہوٹلوں کے نام پڑھے ہیں۔

معزز ممبران: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا serious ہو کر بات کیجئے گا۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میں نے معذرت کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ اب آپ اگلی بات کریں۔ Please no cross talk.

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ four and five stars ہوٹل ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان میں سے ایمبیسیڈر ہوٹل، فلیشمین ہوٹل اور رمادہ ہوٹل four or five star نہیں ہیں۔ اس طرح ان کے بتائے ہوئے criteria کی violation ہو رہی ہے۔ دوسرا جتنی شراب بنتی ہے ہمارے ہاں اتنی minorities نہیں ہیں تو پھر میں عرض کروں گا کہ پیتے نہیں، بنتی ہے تو پھر جاتی کہاں ہے؟ ہر دفعہ ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کام کو ہمارے مذہب میں حرام قرار دیا گیا ہے اور اس حرام کام کی کمائی ہمارے بجٹ میں شامل ہوتی ہے۔ اس حرام کام کے funds میں سے یہاں کے تمام شرفاء تنخواہ لیتے ہیں۔ اگر یہ حرام ہے تو کیا پھر ہم سب حرام کھا رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تین ہوٹل جن کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کیا یہ four or five star ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا یہ تین ہوٹل four or five stars کے زمرے میں آتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جن ہوٹلوں کا معزز ممبر نے نام لیا ہے یہ four star کے زمرے میں آتے ہیں۔ Criteria کے مطابق four star ہوٹل میں بھی wine shop ہوتی ہے اور وہاں پر شراب فروخت کی جاتی ہے۔ حدود آرڈیننس 1979 کے سیکشن 25 کے تحت شراب فروخت کرنے کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔ تمام اصول و ضوابط کو پورا کرنے کے بعد حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت شراب فروخت کرنے کا لائسنس جاری کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑا واضح جواب دے دیا ہے۔ آپ نے پوچھا تھا کہ کیا یہ تین ہوٹل four or five star کے زمرے میں آتے ہیں تو اس کے جواب میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ یہ ہوٹل four star کے زمرے میں آتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ ہوٹل four or five star کے زمرے میں نہیں آتے۔ منسٹر صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! وزارت سیاحت، حکومت پاکستان ہوٹلوں کی grading کرتی ہے۔ ہوٹلوں کی grading پنجاب حکومت نہیں کرتی بلکہ مرکزی حکومت ہوٹلوں کی star rating کرتی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر رانا افضل صاحب نے بات کی ہے میں بھی یہی بتانا چاہوں گا کہ ہوٹلوں کی grading محکمہ ایکسائز نے نہیں کرنی ہوتی، یہ وفاقی حکومت سے related ادارہ ہے جو کہ ہوٹلوں کی grading کرتا ہے اس حوالے سے ہمارے ریکارڈ میں یہ تینوں ہوٹل four star declared ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا شراب فروخت کرنے کے لائسنس بھی وفاقی حکومت دیتی ہے یا صوبائی حکومت دیتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہوٹلوں کی grading وفاقی حکومت کرتی ہے اور لائسنس صوبائی حکومت نے دینا ہوتا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ اس کا جواب بھی بڑی وضاحت سے دیا جائے۔ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے تو کیا شراب سے حاصل ہونے والی رقم حلال ہے یا حرام؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! یہ بالکل fresh question بنتا ہے، یہ اس سوال سے related نہیں ہے۔ آپ کا point valid ہے، بعد میں وزیر صاحب اس بارے میں آپ کو respond کر دیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! آپ نے جس خوبصورت انداز سے میرے ضمنی سوال کے جواب کو مؤخر کیا ہے اس پر میں آپ کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

چودھری عبداللہ یوسف: جناب سپیکر! وزیر موصوف وضاحت فرما دیں کہ "Star" کا کیا مطلب ہے؟ ?What does mean by four star

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ویسے تو یہ fresh question بنتا ہے اور محکمہ ایکسائز سے متعلقہ بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی میں معزز ممبر کو بتا دیتا ہوں کہ ہوٹلوں کی facilities کے حوالے سے Stars میں ان کی grading ہوتی ہے اور یہ وفاقی حکومت کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نوانی صاحب کے سوال کا جواب بھی دینا چاہوں گا۔ پہلے بھی نوانی صاحب نے بڑے طنزیہ انداز میں بات کی ہے۔ اگر یہاں ایوان میں صحیح جواب دیئے جائیں تو پھر طنز کیا جاتا ہے اور اگر جواب صحیح نہ دیئے جائیں تو پھر بھی اعتراض کیا جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے نوانی صاحب کو بتانا چاہوں گا کہ اگلے سوال کے جواب میں ان نو ہوٹلوں کے نام لکھے ہوئے ہیں اور میں نے وہیں سے پڑھ کر ان کو بتائے ہیں۔ دوسرا انہوں نے شراب کی فروخت کے حوالے سے پوچھا ہے تو میں عرض کروں گا کہ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے مگر جس قانون کے تحت شراب یہاں پر فروخت ہوتی ہے اس کا حوالہ میں پہلے دے چکا ہوں۔ دوبارہ عرض کر دیتا ہوں کہ حدود آرڈیننس 1979 کے سیکشن 25 کے تحت شراب کے لائسنس جاری کئے جاتے ہیں اور یہ شراب غیر مسلم افراد استعمال کرتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں challenge کرتا ہوں کہ کسی بھی انداز سے ہمارے ملک میں شراب بیچنا حرام ہے۔ میں اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ میں آپ کے حکم پر بیٹھ گیا تھا لیکن اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں تو میں اس پر بحث کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ میں نے طنزیہ بات نہیں کی بلکہ آپ نے خوبصورت انداز میں میرے سوال کو نمٹا دیا اور میں خاموش ہو گیا۔ اگر میری بات پر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو اس House میں اس پر debate کرا لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے حق میں ایک آدمی بھی بات نہیں کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، فوزیہ بہرام صاحبہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ میں مسلمان ہوں۔ جب اس سوال کی detail میرے سامنے آئی تو اسی وقت میرا دماغ گھوما کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اس صوبہ میں جہاں پر دین کے احکامات کو بلند ترین کر کے بیان کیا جاتا ہے، شراب کی فروخت کا کاروبار جاری ہے۔ یورپی ممالک مذہب کے نام پر ہمارے ساتھ کیا کچھ نہیں کرتے، ہمارے ساتھ دہشت گردی ہو رہی ہے۔ میں نوانی صاحب کی بات سے بالکل اتفاق کرتی ہوں۔ میں آپ کی وساطت سے یہ بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں صرف دنیاوی علم نہیں رکھتی بلکہ میں مذہبی علم کے ماہر ترین خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ میں مذہبی تعلیم حاصل کر چکی ہوں۔ مسلمان کے لئے کسی صورت بھی شراب فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ شراب کی خرید و فروخت سے پنجاب حکومت جو پیسے حاصل کرتی ہے وہ حرام ہیں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ حرام کس زمرے میں آتا ہے، کیا سپیکر صاحب یا وزیر اعلیٰ کے زمرے میں آتا ہے؟ میں اس سے اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھتی ہوں۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ شراب کی خرید و فروخت سے حاصل ہونے والی کمائی وزیر اعلیٰ کے زمرے میں آئے گی یا پھر وزیر ایکسائز کے زمرے میں آئے گی؟ مجھے یہ بتا دیا جائے تاکہ میں آج دو نفل پڑھوں اور کہوں کہ یا اللہ یہ حرام رقم فلاں آدمی کے زمرے میں لکھ دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ اس کو جذباتی issue نہ بنائیں۔ پالیسیاں وفاقی سطح پر بنتی ہیں اور صوبوں میں ان پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔ ہم کسی کی طرف finger point out نہ کریں۔ منسٹر صاحب اس حوالے سے دینی اور شرعی پہلوؤں کو دیکھ کر House کو apprise کریں گے۔ میں اس پر بحث کی اجازت بالکل نہیں دوں گا۔ جب تک آپ کے پاس پورے کوائف نہ ہوں

اُس وقت تک اس issue پر بحث نہ کی جائے۔اب ہم اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔اگلا سوال بھی سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے جلد ہی تحریک التوائے کار یا قرارداد جمع کراؤں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل کرائیں اور اس پر ہم باقاعدہ بحث کا وقت مختص کریں گے۔جی، حسن مرتضیٰ صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 168 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جنوری 2005 سے آج تک ایکسائز انسپکٹروں کی ترقی و دیگر تفصیلات

*168: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جنوری 2005 سے آج تک محکمہ ایکسائز میں کتنے ملازمین کو بطور انسپکٹر ترقی دی گئی؟

(ب) کیا ان کے لئے ڈی پی سی کی میٹنگ ہوئی تھی تو میٹنگ کس تاریخ کو ہوئی تھی اور اس کمیٹی میں شامل افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان میں سے کتنے ملازمین کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ و گریڈ کیا ہیں اور ان کو آؤٹ آف ٹرن ترقی دینے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جنوری 2005 سے آج تک محکمہ ایکسائز نے 69 ملازمین کو بطور انسپکٹر ترقی دی۔

(ب) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کسی بھی ملازم کو ڈی پی سی نے آؤٹ آف ٹرن ترقی نہ دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 3981 خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3981 ہے۔

صوبہ میں شراب فروخت کرنے والے ہوٹلوں کی تفصیلات

*3981: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے کن کن ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے ان کے نام اور جگہ بتائیں؟

(ب) یہ ہوٹل کن کن افراد، فرموں اور اداروں کو شراب فروخت کر سکتے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک ان ہوٹلوں کو حکومت کی طرف سے کتنی شراب سپلائی کی گئی؟

(د) ان ہوٹلوں سے 09-2008 میں سالانہ کتنا ٹیکس حکومت کو وصول ہوا، تفصیل ہوٹل وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ان ہوٹلوں کو شراب کی سپلائی بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! معزز وزیر صاحب میرے سوال کا جواب پڑھ کر سنادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب! معزز ممبر کے سوال کا جواب پڑھ کر سنادیا جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے شراب کے حوالے سے ایک بات کی تھی میں پہلے اُس پر ایک بات کرنا چاہوں گا۔ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ میں بھی ایک مذہبی گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور مسلمان ہوں۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ ہمارے مذہب میں شراب حرام ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے آرڈیننس کے تحت شراب فروخت کی جاتی ہے۔ میں کوئی مفتی یا عالم نہیں ہوں کہ میں یہاں پر کھڑا ہو کر کوئی فیصلہ دے سکوں۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس مد میں ایک ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے، اس پر ضرور بحث ہونی چاہئے اور اس میں amendment ہونی چاہئے کیونکہ غیر مسلموں کو شراب فروخت کرنے کے permits دیئے جاتے ہیں تو میں یہاں پر یہی کہوں گا کہ ہمیں اس پر کسی مفتی سے فتویٰ لینا چاہئے۔ شراب پر ٹیکس کی آمدن اگر حرام ہے تو پھر ہمیں اس میں کوئی amendment کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے معزز ممبر خواجہ محمد اسلام کے سوال کا جواب پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

(الف) صوبہ پنجاب میں درج ذیل ہوٹلوں میں شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے:-

1- آواری ہوٹل لاہور
2- پرل کانٹی نینٹل، لاہور
3- ہالی ڈے اِن، لاہور
4- ایمبیسیڈر ہوٹل، لاہور
5- پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن، مری
6- پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی
7- فلیشمین ہوٹل، راولپنڈی
8- سرینا ہوٹل، فیصل آباد
9- رمادہ ہوٹل، ملتان

(ب) یہ ہوٹلز ملکی و غیر ملکی غیر مسلم افراد جن کے پاس محکمہ کی طرف سے جاری شدہ پرمٹ ہو، کو شراب فروخت کر سکتے ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2009 سے 31- جولائی 2009 تک ان ہوٹلوں کو درج ذیل شراب حکومت کی طرف سے سپلائی کی گئی ہے۔

282,596 Gallons (Pakistan Made Foreign Liquor)
1,467,875 Liters (BEER)

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس چیز کو clarify کرنا چاہوں گا کہ یہاں پر اس جواب میں غلط لکھا گیا ہے کہ "ان ہوٹلوں کو درج ذیل شراب حکومت کی طرف سے سپلائی کی گئی ہے۔" حکومت شراب سپلائی نہیں کرتی، ہم صرف لائسنس دیتے ہیں۔ پنجاب میں ایک ہی کمپنی Murree Brewery ہے جو ان ہوٹلوں کو شراب سپلائی کرتی ہے۔ میں جواب میں اس تھوڑی سی غلطی کو تسلیم کرتا ہوں اور اس کو صحیح کرتا ہوں۔ اب میں اس سوال کے جواب کا بقیہ حصہ پڑھ دیتا ہوں۔

(د) ان ہوٹلوں سے 09-2008 میں وصول شدہ ٹیکس درج ذیل ہے:-

1-	آواری ہوٹل لاہور	42,966,212/- روپے
2-	پرل کانٹی نینٹل لاہور	98,993,533/- روپے
3-	ہالی ڈے ان لاہور	150,471,698/- روپے
4-	ایمبیسیڈر ہوٹل لاہور	199,313,979/- روپے
5-	پرل کانٹی نینٹل ہوٹل بھوربن مری	6,499,520/- روپے

-6	پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی	-/73,583,505روپے
-7	فلیشمین ہوٹل راولپنڈی	-/55,655,850روپے
-8	سرینا ہوٹل فیصل آباد	-/49,432,961روپے
-9	رمادہ ہوٹل ملتان	-/43,802,832روپے

(ہ) یہ لائسنس حدود آرڈیننس 1979 کے تحت جاری کئے گئے ہیں جو کہ صرف غیر مسلم ملکی و غیر ملکی افراد کے لئے شراب کی فروخت واستعمال کی اجازت دیتے ہیں کیونکہ آئینی طور پر غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی clarification چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران نے جس طرح سے یہاں پر بات کی کہ اسلام میں شراب حرام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام الہامی کتابوں میں شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ جس طرح سے اسلام میں شراب حرام ہے اسی طرح مسیحیت میں بھی شراب حرام ہے۔ میں بڑے وثوق کے ساتھ برملا یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس چیز کی تصدیق کر دی جائے۔ یہاں پر بار بار یہ سوال آتا ہے اور اس کے جواب میں بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ شراب کے پرمٹ غیر مسلموں کو دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے دوسرے ایسے بھائی جن کے مذاہب میں شراب پینے کی اجازت ہے اور جس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ قانون بنایا گیا تھا لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایک جگہ پر شراب کو حرام قرار دے اور کہے کہ شراب حرام ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا اور دوسری الہامی کتاب جس کا نام انجیل مقدس ہے اُس میں شراب پینے کی اجازت ہو، میں سمجھتا ہوں کہ خدا تو یکساں خدا ہے، وہ کل آج بلکہ ابد تک یکساں ہے اور اُس کے قول وفعل میں کوئی تضاد نہیں ہو سکتا لہذا تمام تر الہامی کتابیں اس بات کی یقین دہانی کراتی ہیں کہ تمام الہامی کتابوں کے مذاہب میں شراب حرام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انجینئر شہزاد الہیٰ صاحب!

انجینئر شہزاد الہیٰ: جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی کامران مائیکل نے کہا کہ یہ سوال بارہا دہرایا جا چکا ہے۔ میں دو تین اجلاسوں میں باقاعدہ بائبل مقدس ساتھ لے کر آیا اور اُس سے باقاعدہ حوالہ جات دیئے

جس میں لکھا ہوا ہے کہ "نشہ باز خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔" ہمارے مذہب میں تو نشہ آور اشیاء اس قدر ممنوع ہیں کہ نشہ کرنے والا بندہ جنت میں نہیں جا سکتا، خدا کی بادشاہی میں نہیں جا سکتا۔ آپ شراب پینے کے حوالے سے ہندوؤں کی تو بات کر سکتے ہیں لیکن میرے تمام ساتھی اس چیز کو بار بار condemn کر چکے ہیں کہ مسیحیت میں شراب بالکل حرام ہے۔ باقاعدہ ہمارے بشپ اور پاسٹر صاحبان جلسے جلوس اور ریلیاں نکال چکے ہیں کہ شراب کو بند کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ جو بات کرنا چاہتے ہیں اب مجھے اُس کی سمجھ آ گئی ہے۔ اگر آپ اس question کو پڑھیں اور اُس کا جواب پڑھیں تو اس میں یہ نہیں کہا ہوا کہ مسیحیوں کے لئے شراب کی اجازت ہے۔ اس جواب میں ملکی و غیر ملکی غیر مسلم کے الفاظ ہیں، اب غیر مسلم کے اندر سکھ، ہندو اور پارسی بھی آتے ہیں۔ مجھے نہیں پتا کہ ان غیر مسلموں کے مذاہب میں کیا ہے لیکن آپ اس کو اُس sense میں نہ لے کر جائیں۔ (قطع کلامیاں)

منسٹر صاحب! آپ اور لاء منسٹر صاحب مسیحی مذہب کے دوستوں کو بٹھا کر ان سے بات کریں اور اِن کا یہ valid point ہے کہ جب مسیحیت میں شراب پر پابندی ہے تو پھر مسیحیوں کو شراب کے permits نہیں دینے چاہیئں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ Federal Government سے متعلق issue ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ حدود آرڈیننس 1979 کے تحت ہے۔ اگر اس میں ترمیم کرنی ہے تو وزیر قانون، میں اور ہمارے مسیحی بھائی بیٹھ جائیں تو ہم بڑی خوش دلی سے یہ کرنے کے لئے تیار ہیں مگر ہمیں یہ معاملہ Federal Government کو ہی بھیجنا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سہوترا صاحب!

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں محکمہ کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ ہوٹل ملکی اور غیر ملکی، غیر مسلم افراد جن کے پاس محکمہ کی طرف سے جاری شدہ permit ہو وہ شراب فروخت کر سکتے ہیں تو میں آج آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے کہوں گا کہ پولیس کو بھی اس بات کا پابند کریں کہ اگر قانونی طور پر گورنمنٹ انھیں شراب فروخت کرنے کی اجازت دیتی ہے تو انھیں گرفتار نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں منسٹر صاحب نے تین دفعہ یہ بات کی ہے کہ شراب کا معاملہ Federal Government سے متعلق ہے، اس پر ان کی پالیسی ہوتی ہے اور وہی اسے ختم کر سکتی ہے یا چلا سکتی

ہے۔اس معزز ایوان میں شراب کی فروخت کو بند کرنے کی قرارداد اقلیتی ممبران کی طرف سے جمع کرائی گئی تھی جس پر وزیر قانون اور سپیکر صاحب کی طرف سے ایک حکم جاری کیا گیا تھا کہ اسے اقلیتوں کی خصوصی کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بحث کو اس انداز میں ختم کیا جا سکتا ہے کہ اس House میں سے اس قرارداد کو منظور کرا لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ میں نے جس طرح وقفہ سوالات شروع کیا تھا آپ پھر پوائنٹ آف آرڈر پر آ جاتے ہیں۔ ہم ابھی تیسرے سوال پر پہنچے ہیں اور پون گھنٹہ ختم ہو گیا ہے۔اب آپ تشریف رکھیں۔اس کے علاوہ ضمنی سوال میں بحث نہیں ہو سکتی۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان کے آئین کی وضاحت کریں کہ جہاں پر یہ لکھا ہے کہ غیر مسلم کو شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔یہ نیا سوال بنتا ہے۔آپ نیا سوال دیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر صاحب نے ruling دی تھی اور محکمے کو پابند کیا تھا کہ آئین کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا اس کے باوجود ایسا جواب آیا ہے تو منسٹر صاحب اس بات کی وضاحت فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ایسی کوئی ruling ہے تو آپ وہ لے کر آئیں، اس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔اب آپ House کا وقت ضائع نہ کریں اور تشریف رکھیں۔جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہی گزارش کرنا چاہتا تھا کہ جس معزز ممبر کا سوال ہوتا ہے اس کا ضمنی سوال کرنے کا حق بھی پہلے ہوتا ہے۔ خواجہ اسلام صاحب ضمنی سوال کرنے کے لئے کھڑے ہیں اور سہوترا صاحب پہلے بھی اس طرح کے سوالات آنے پر play gallery کر چکے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ان سے کہا گیا ہے کہ یہ اپنی طرف سے move legislation کر دیں لیکن اس وقت خواجہ صاحب کو ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ صاحب!

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے نو ہوٹلوں کی تفصیل دی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ PC ہوٹل ملتان میں کیا شراب فروخت نہیں ہوتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب! PC ہوٹل ملتان میں نہیں ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! Holiday inn ہوٹل ملتان میں کیا شراب فروخت نہیں ہوتی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شاید Holiday inn کی انتظامیہ نے اپنی chain ملتان سے ختم کر دی ہے اب اسی کا نام رمادہ ہوٹل ہو گیا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ PC ہوٹل بھوربن میں 64 لاکھ 99 ہزار 520 روپے ٹیکس ہے تو میری ان سے یہ درخواست ہے کہ اس کا اکاؤنٹ دوبارہ check کر لیں اس میں غلطی ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جیسے کہا ہے ہم اس اکاؤنٹ کو ضرور check کرا لیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ اس طرح کے سوال بار بار آتے ہیں تو آپ ایک کمیٹی بنا دیں جیسا کہ چودھری ظہیر الدین خان صاحب نے بھی بات کی ہے کہ اگر ہم کوئی legislation کر لیں۔ اس کے علاوہ اقلیتی ممبران بھی کہتے ہیں کہ شراب کی فروخت سے ٹیکس کی مد میں حاصل ہونے والی آمدن بند ہونی چاہئے۔ یہ Federal Government کا head ہے اگر ہم اس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ایوان کو کہتا ہوں کہ یہ federal subject ہے اس پر آپ قرارداد بنا کر بھیج سکتے ہیں اس لئے اگر ممبران ایک قرارداد move کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں۔

جناب جوئیل عامر سہوترا: جناب سپیکر! قرارداد موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب فروخت کرنے کے لئے کتنے لائسنس جاری کئے ہوئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! گیارہ لائسنس جاری ہوئے تھے جن میں سے نو operative ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! آپ اوپر کیوں بیٹھے ہیں جبکہ نیچے جگہ موجود ہے۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! لغاری صاحب کہتے ہیں کہ نیچے لوٹے زیادہ ہو گئے ہیں اس لئے میں اوپر بیٹھا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جز (د) میں نو ہوٹلوں میں فروخت ہونے والی شراب سے وصول ہونے والے ٹیکس کی رقم بتائی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شراب کی فروخت سے وصول ہونے والی رقم پر ٹیکس کس percentage سے وصول کیا جاتا ہے؟ اس کے علاوہ جو شراب پاکستانی غیر مسلموں کو نکال کر سیاحوں کو بیچی جاتی ہے تو ہم نے دیکھا ہے کہ لاہور میں زیادہ تر سیاح PC ہوٹل اور آواری ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں لیکن ایمبیسیڈر ہوٹل کی ٹیکس ریٹرن 19 کروڑ روپے ہے۔ کیا باقی ہوٹل ٹیکس چوری کر رہے ہیں یا جہاں سے زیادہ ٹیکس وصول ہوا ہے وہ شراب کے اڈے ہیں۔ اگر انہوں نے شراب پر ہی ٹیکس وصول کرنا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ مزید لوگوں کو بھی لائسنس دے دیا جائے تاکہ وہ بھی کچھ کمائی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے پہلے شراب کی مد میں ٹیکس کی percentage کے حوالے سے پوچھا ہے تو اس میں ہماری different categories ہیں جس میں manufacturers سے taxation علیحدہ ہوتی ہے، اسی طرح wine shops سے علیحدہ ٹیکس اکٹھے ہوتے ہیں اس کے علاوہ ہمارا ایک ایسا head ہے جس میں alcohols and spirits شامل ہیں جو ہومیوپیتھک ادویات میں استعمال ہوتی ہیں۔ اگر یہ مزید تفصیل کے لئے علیحدہ سوال کر دیں تو ہم اس کا زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ میجر صاحب! وہ at the moment اس کی percentage بتا بھی نہیں سکتے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک سوال جو 2008 میں موصول ہوا ہے اُس کا جواب 2011 میں آتا ہے۔ کیا ہم Rules of Procedure میں ایسی کوئی amendment لا سکتے ہیں جس طرح قومی اسمبلی میں ہے کہ جونہی اجلاس prorogue ہوتا ہے تو اُسی وقت سوال دیئے جاتے ہیں، اگلے اجلاس میں وہ take up ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ وہ

expire ہو جاتے ہیں جس کے لئے fresh question دینا ہوتا ہے۔ ہمارا یہاں پر مسئلہ یہ ہے کہ جب ہم سوال دیتے ہیں تو اُس کی کوئی اہمیت ہوتی ہے لیکن تین سال بعد اُس کا جواب یا باری آتی ہے تو وہ سوال اپنی اہمیت کھو دیتا ہے اس لئے ہمیں اس پر کچھ طریق کار اپنانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر جو Strategic Committee بنی ہوئی ہے وہ اس کو دیکھ رہی ہے۔ گوندل صاحب! اب اس میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جتنے سوال آتے ہیں وہ House میں take up ہی نہیں ہوتے اور صرف دو تین سوالات پر ضمنی در ضمنی اور پوائنٹ آف آرڈر پر وقفہ سوالات ختم ہو جاتا ہے۔ House کا بزنس تو آپ خود ہی kill کر دیتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بعض اوقات ایک سوال جب محکمہ کو جاتا ہے تو اُس پر اگر عملدرآمد ہو جائے تو اس کی اہمیت شاید ختم ہو جاتی ہے۔ اس پر Rules of Procedure میں جو amendment ہوئی ہے لاء منسٹر صاحب اسے لے کر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اس پر کچھ کرتے ہیں۔

محترمہ شہزادی عمرزادی ٹوانہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹوانہ صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! آپ اپنی Chair کی ruling کو خود ہی contradict کر رہے ہیں۔ پون گھنٹہ گزر گیا ہے لیکن اس وقت صرف دو سوال ہی take up ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کو کیا ہو گیا ہے اور میں نے کیا contradict کیا ہے؟

محترمہ سیمل کامران: آپ خود ہی contradict کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let the Chair decide آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: پھر میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں چودھری ظہیر الدین خان صاحب سے گزارش کی جائے کہ وہ محترمہ کو باہر جانے سے روکیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران احتجاجاً
واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ویسے یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! محترمہ نے جو contradiction کی بات کی ہے میں اُن سے بات کر لیتا ہوں لیکن اُن کو لانے سے پہلے اگر اجازت ہو تو میں ایک عرض پیش کر لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ایک دن میں تقریباً پینتیس سوال آتے ہیں اور یہ practice چل رہی تھی کہ دو سوالوں سے آگے نہیں چلا جا رہا تھا۔ جناب سپیکر نے فیصلہ کے بعد جب یہ practice شروع کی تو وہ چند دن چلی۔ ہم نے ایڈوائزری کمیٹی میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جو شخص سوال کرے گا اُسی کا پہلے استحقاق ہوگا، اگر وہ موجود نہیں ہے تو اس کی پارٹی کا کوئی دوسرا ممبر کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی decide ہوا تھا کہ ایک سوال پر تین منٹ دیئے جائیں گے اور تین منٹ دینے سے بیس سوال take up ہونے ensure ہو گئے تھے لیکن اب دو دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ آپ کا پورا ایجنڈا expire ہو گیا۔ میری یہ استدعا ہے کہ جب کوئی ایڈوائزری کمیٹی میں فیصلہ ہوتا ہے تو اُس پر عملدرآمد بھی ہونا چاہئے۔ حکومتی بنچوں کو بھی اس بات کا credit جاتا ہے کہ جو بزنس عوام کی طرف سے ہمارے پاس آتا ہے یا information's آتی ہیں وہ ہم سوال کی صورت میں دیتے ہیں اگر ویسے ہی ایوان کی میز پر دوبارہ رکھ دیئے جائیں تو وہ تمام information's kill ہو جاتی ہیں۔ مہربانی فرما کر تین منٹ fix کر دیں کیونکہ آپ کے پاس گھڑی بھی ہے اور hammer بھی ہے اس لئے اگر آپ تین منٹ پر confine کر دیں اور اس میں سوال کر دیئے جائیں تو جیسے rule 61 کے تحت دوبارہ لکھ کر بھی دیا جا سکتا ہے تو وہ rule apply کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہو اس لئے میری استدعا ہے کہ اس پر عملدرآمد کروائیے گا جو فیصلہ ہمارا آپس میں mutual consent سے ہو چکا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب آپ محترمہ کو لے آئیے گا۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آج ان کو اس بات کا احساس بڑی شدت سے ہوا ہے جس کا ذکر میجر ذوالفقار گوندل صاحب اور چودھری صاحب نے کیا ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ وقفہ سوالات، تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار ممبران کا ٹائم ہوتا ہے اور وقفہ سوالات میں

ممبران اگر پوائنٹ آف آرڈر پر ہی پورا گھنٹہ گزارنا چاہتے ہیں تو اُن کی مرضی ہے اور اس سلسلے میں ہماری طرف سے کوئی resistance نہیں ہو گی۔ جس طرح پچھلے دنوں ہوتا رہا ہے کہ تحاریک استحقاق کا وقفہ، تحاریک التوائے کار کا وقفہ اور وقفہ سوالات صرف اور صرف پوائنٹ آف آرڈر پر صَرف ہوتا رہا ہے لیکن یہ تمام وقت ممبران کا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ زیادہ فائق حق اپوزیشن کا ہے۔ اگر اپوزیشن کو اس بات کا احساس ہوا ہے کہ پچھلے دنوں جس طرح پوائنٹ آف آرڈر پر وقت ضائع کیا گیا ہے یا اس قسم کی speeches کی گئی ہیں تو میں بالکل اس کو welcome کرتا ہوں، ان کو یقین دلاتا ہوں اور اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں جیسے چودھری ظہیر الدین خان صاحب note فرما لیں کہ اس understanding کی قطعی طور پر کوئی violation نہیں ہو گی۔ باقی یہ تمام ممبران کا ٹائم ہے اگر اپوزیشن چاہتی ہے کہ اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر گزارنا ہے تو پھر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور جس طرح آج بزنس چل رہا ہے اُس میں جو چودھری صاحب نے نشاندہی کی ہے آپ اس کو پوری طرح سے regulate کر دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران واک آؤٹ ختم
کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میری اس پر یہی استدعا ہو گی کہ خاصی خرابی بسیار کے بعد ہماری یہ میٹنگ ہوئی تھی جس میں آپ بھی تشریف فرما تھے۔ وہاں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وقفہ سوالات ایسا ہوتا ہے جو محکموں کے لئے ایک screwing instrument ہے اور اُن لوگوں کے لئے یہ وقفہ سوالات ہوتا ہے جنہوں نے bad doings کی ہوئی ہیں۔ اب پنجاب میں ایک message چلا گیا ہے کہ سوالات چھپیں گے، اسمبلی میں آئیں گے اور ایوان کی میز پر رکھے جائیں گے۔ ہمارا اپوزیشن کا role ہے اور ہمارا یہ mandate اپوزیشن کا ہے اس لئے ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا بلکہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر بالکل نہیں ہونے چاہئیں۔ ہاں! اگر House بالکل out of order ہو چکا ہے تو پھر آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اجازت فرما سکتے ہیں لیکن پوائنٹ آف آرڈر block کر کے جیسے ایک practice چل پڑی تھی کہ وقفہ سوالات ختم ہونے کے بعد آپ تھوڑی دیر کے لئے پوائنٹ آف آرڈر دے دیا کرتے تھے وہ دے دیا کریں لیکن وقفہ سوالات کے دوران ہمارے ممبران کے سوالات آنے دیئے جائیں اور وہی طریق کار رکھا جائے کہ تین منٹ دیئے جائیں۔ اگر درمیان میں کوئی skip over ہو جاتا ہے یا ممبر جواب پر راضی ہو جاتا ہے تو وہ تین منٹ

بھیadd ہو جائیں گے۔اس سے یہ ہو گا کہ بیس سوال کی بجائے پورے پینتیس سوال بھیtake up ہو سکتے ہیں۔بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!چودھری ظہیر الدین خان صاحب بالکل درست فرمارہے ہیں،اسی طرح ہی یہ بات طے ہوئی تھی اور اس پر پچھلے دو اجلاس میں عمل بھی ہوتا رہا ہے۔اس اجلاس میں کافی خرابی بسیار کے بعد ہی یہ احساس پیدا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس احساس کوwelcome کرتے ہیں۔میں اس سلسلے میں یہ بات بھیon record لانا چاہتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ جب کوئی ایسی بات ہمارے خلاف ہوتی ہے یا جو ہمیں پسند نہیں ہوتی تو ہم اُس پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میڈیا کی monitoring یا تجزیہ کرنے والے جو لوگ بیٹھے ہیں، اس احساس میں اُن کا بھی ہاتھ ہے جو پچھلے دنوں اسمبلی کے اجلاس کے متعلقcomment کرتے رہے ہیں۔میں آج آپ کی وساطت سے میڈیا کے بھائیوں سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ اگر آج یہ احساس اور بات ہوئی ہے تو اس کو بھیpositively project کریں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،فرمائیں!

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!جس طرح رانا صاحب فرمارہے ہیں، میں کہتا ہوں کہ لوٹا کریسی کو جنم دے کر خرابی تو انہوں نے خود شروع کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب!اس طرح پھر آپ بات کو بڑھا رہے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!اگر سکون سے اجلاس چل رہا ہے تو چلنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب!اب آپ میری بات سن لیں۔دیکھیں، میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ وقفہ سوالات، تحاریک استحقاق اور تحاریک التوائے کار کا بزنس ممبران کا ہوتا ہے۔وہ ممبران جنہوں نے انتہائی اہمissues پر سوال یا تحاریک التوائے کار تیار کی ہوئی ہوتی ہیں اُن کا ایک استحقاق ہے کہ اُن کی بات کو اسHouse میں سنا جائے۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا بزنس جب kill کیا جاتا ہے تو اُن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔جب ہم اس House کے decorum کی بات کرتے ہیں تو اس میں کوئی political point scoring نہ کی جائے۔اس Houseکے اندر سپیکر کے نزدیک تمام ممبران کی عزت اور مقام ایک طرح کا ہے۔اس میں وہ ممبران

جنہوں نے تیاری اور محنت کر کے سوالات اور تحاریک التوائے کار جمع کرائی ہوتی ہیں لیکن جب اُن کا سارا بزنس kill ہوتا ہے تو اُس سے House کا decorum بھی خراب ہوتا ہے، اس House کے تقدس پر میڈیا کے اندر اور عوام میں بھی باتیں ہوتی ہیں لہذا اس House کو ہم سب نے مل کر چلانا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں پھر اپنے روّیوں میں تبدیلی لانی ہو گی۔ اب سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے لیکن ہم ابھی تک تیسرے سوال تک پہنچے ہیں۔ میں آپ سب سے بڑی مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ چونکہ آج تو ٹائم گزر گیا ہے لیکن کل سے ہم اپنے وقفہ سوالات کو بڑا سنجیدگی سے take up کریں گے اور اس حوالے سے ہم نے جو decision لیا ہوا ہے اُس کو follow کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لاء منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں مثلاً ایک سوال نمبر 167 جس کی تاریخ وصولی مئی 2008 ہے اور اس کی تاریخ ترسیل 26۔ مئی 2008 ہے اور تاریخ وصولی جواب 14-07-2008 ہے۔ مئی 2008 کا سوال ہے اور اب مئی 2011 آنے والا ہے تو سوال کرنے والے کو یاد ہی نہیں رہا ہو گا کہ انہوں نے یہ سوال کیا بھی ہے کہ نہیں؟۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی کوئی بات نہیں بلکہ انہیں یاد تھا اور صبح انہوں نے بات بھی کی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اس کے پیچھے spirit کو دیکھ لیا جائے اور ہم قومی اسمبلی میں precedent کے طور پر اسے لے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ کی بات بڑی اچھی ہے لیکن again this is a point of order جب ہم بیٹھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے بہتر طور پر کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نے Rules of Procedure میں ترمیم کے لئے بھی move کیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر پہلے سے ایک کمیٹی بنی ہے جہاں بیٹھ کر بات کر لیں گے۔ اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمرالاسلام راجہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 5252 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، موٹر رجسٹریشن دفتر کے ریکارڈ کو آگ لگانے کی تفصیلات

*5252: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے موٹر رجسٹریشن دفتر کے ریکارڈ کو آگ لگادی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضمن میں تین اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے اور ایک چوکیدار کو گرفتار کر کے تفتیش کی جارہی ہے، کیا کسی سینئر افسر کے خلاف بھی کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ درست نہ ہے۔اس ضمن میں مکمل صورتحال اس طرح ہے کہ عیدالضحیٰ سال 2009 کی چار سرکاری تعطیلات کے آخری روز کو یہ واقعہ رونما ہوا۔محکمہ کا چوکیدار دفتر میں موجود تھا اور اس کے تحریری بیان کی روشنی میں تھانہ سٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں F.I.R نمبر 546 مورخہ 01-12-09 کو درج کروائی گئی اس F.I.R کے مطابق متعلقہ پولیس نے چوکیدار کو اپنی حراست میں لے لیا اور تاحال پولیس تفتیش ہو رہی ہے اور اس ضمن میں مورخہ 12-01-10 کو بھی محکمہ کے چار اہلکاروں کو تفتیشی افسر نے برائے تفتیش تھانہ طلب کیا اس لئے پولیس کی تفتیش کے بعد ہی یہ چیز ثابت ہو گی کہ آگ لگانے میں کون ملوث ہیں اور کیا بدعنوانی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ عمل کیا گیا ہے موجودہ حالات میں یہ فرض کر لینا قبل از وقت ہو گا۔

(ب) اس سلسلہ میں پانچ اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے جن میں ایک انسپکٹر، دو کلرک، ایک کانسٹیبل اور ایک چوکیدار شامل ہیں۔پولیس بھی تفتیش کر رہی ہے اور محکمہ کی جانب سے مجاز اتھارٹی نے تین رکنی انکوائری کمیٹی بھی تشکیل دی ہے جو پنجاب ایمپلائز ایفیشنسی ڈسپلن اینڈ اکاؤنٹبیلٹی ایکٹ 2006 کے تحت تفتیش کر رہی ہے اور ان کی تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں مجاز اتھارٹی فیصلہ کرے گی۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! یہ واقعہ 2009 میں ہوا ہے اور جواب میں لکھا گیا ہے کہ 12-01-10 کو محکمہ کے چار اہلکاروں کو تفتیشی افسر نے برائے تفتیش تھانہ میں طلب کیا اس لئے پولیس

کی تفتیش کے بعد ہی یہ چیز ثابت ہو گی کہ آگ لگانے میں کون ملوث ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا اس تفتیش کا کوئی نتیجہ آ گیا ہے کہ نہیں ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر کے سوال میں محکمہ نے بار بار پولیس کو کہا ہے کہ اس واقعہ کی انوسٹی گیشن properly کر کے بتایا جائے۔انوسٹی گیشن کے مطابق جز(ب) میں ہے کہ پانچ اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے۔پیڈا ایکٹ کے تحت اس واقعہ کی محکمانہ انوسٹی گیشن بھی ہو رہی ہے۔ جس دن وہاں دفتر میں آگ لگی تو چونکہ اس دن چھٹی تھی اس لئے وقوعہ کے اہم کردار چوکیدار کو سزا ہی دی گئی ہے جبکہ اور لوگوں کو بھی پولیس نے شامل تفتیش کیا ہے لیکن totally investigate کر کے ابھی پولیس نے ہمیں کچھ نہیں دیا۔

انجینئر قمرالاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ کی طرف سے بار بار لکھنے کے باوجود پولیس نے کوئی عمل نہیں کیا اور وہ تفتیش میں تاخیر کر رہی ہے لیکن اس سوال کا دوسرا حصہ کہ "محکمانہ انکوائری کمیٹی تشکیل دی گئی ہے" جو کہ محکمہ کا اپنا کام تھا جس میں کوئی external factor involve نہیں ہے لیکن اس کا ابھی تک کوئی نتیجہ آیا اور کیا کسی کو کوئی قصور وار ٹھہرایا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے پہلے بتایا کہ پانچ اہلکاروں جن میں چوکیدار کے علاوہ ایک انسپکٹر، دو کلرک اور ایک کانسٹیبل کو معطل کیا گیا تھا چونکہ عید کی چھٹیوں کے دوران یہ واقعہ ہوا تو چھٹی کے دن چوکیدار ذمہ دار ہوتا ہے اور اسی کی غفلت کی وجہ سے یہ واقعہ ہوا تو چوکیدار کے خلاف کارروائی کی گئی ہے جبکہ باقی اہلکاروں کے خلاف محکمانہ کارروائی نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک سال سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے تو کیا معطل ہونے والے اہلکار بحال ہو گئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جب تحریری طور پر جواب آیا تھا تو اس وقت یہ لوگ معطل تھے لیکن اس وقت existing position یہ ہے کہ معطل ہونے والے اہلکاروں کو بحال کر دیا گیا ہے جبکہ چوکیدار کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی جا رہی ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! کیا وہ افسران بے گناہ ثابت ہو گئے ہیں اور کیا آگ کو چھٹی والے دن کی بجائے working day میں ہی لگنا چاہئے تاکہ افسران کو بھی مورد الزام ٹھہرایا جا سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پھر عرض کر رہا ہوں کہ محکمہ کی اپنی انوسٹی گیشن میں thoroughly اسے investigate کیا گیا جس میں یہ چیز سامنے آئی کہ عید کی چھٹیوں کے دوران آگ لگی اور جن لوگوں کو اس واقعہ کے بعد ابتدائی طور پر معطل کیا گیا تھا وہ وقوعہ کے وقت وہاں پر موجود نہیں تھے۔ چوکیدار موجود تھا جس کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی ہو رہی ہے اور کارروائی مکمل ہوتے ہی اسے removal from service کر دیا جائے گا۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف بشیر بھاگٹ: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب اس کی تمام کارروائی مکمل کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کرنے کی کوئی حتمی تاریخ دیں گے کیونکہ ایک سال اور تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس ایف آئی آر کی کارروائی کے بارے میں آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! تفتیش 09-12-01 کو شروع ہوئی ہے اور ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں کہ تفتیش جاری ہے تو کیا یہ تفتیش مکمل ہونے کی کوئی حتمی تاریخ بتائیں گے اور اس دوران اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں مکمل تفصیلات ایوان میں پیش کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی تفصیلات مکمل کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! معزز ممبر جیسے فرما رہے ہیں تو پولیس کو ہم انوسٹی گیشن جلد مکمل کرنے کا کہہ سکتے ہیں لیکن انہیں force نہیں کر سکتے۔ جہاں تک محکمانہ کارروائی کا تعلق ہے تو اب تک ہونے والی کارروائی کی تفصیلات میں انہیں دے سکتا ہوں۔ پولیس کی طرف سے ابھی انوسٹی گیشن ہو رہی ہے اور بار بار محکمہ انہیں کہہ رہا ہے کہ اس کی انکوائری جلد از جلد کر کے رپورٹ دی جائے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! یہ وزیر قانون اور آئی جی صاحب سے بات کریں۔ کیا محکمہ پولیس پنجاب حکومت کے ماتحت نہیں ہے اور کیا پولیس اتنی ہی بے لگام ہو چکی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! وہ بات بالکل ٹھیک کر رہے ہیں۔ آپ انہیں direction دیں اور اس کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پولیس کے اعلیٰ افسران سے بات کی گئی ہے لیکن اس معاملے کو میں خود take up کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ مل کر ریکارڈ جلا دیا جائے اور اس کے بعد محکمہ اپنے لوگوں کو بچانا شروع کر دے۔ منسٹر صاحب! اگلے ہفتے میں آنے والے بدھ کے دن اس کی مکمل رپورٹ ایوان میں پیش کرنی ہے۔ سیکرٹری اسمبلی اس چیز کو note کر لیں۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ہماری good governance کی ایک بڑی روشن مثال ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ political point scoring کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ محکمے کی کارکردگی کی بات ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! جب بھی کوئی criminal case registered ہوتا ہے تو چودہ دن کے اندر اندر اس کا عبوری چالان عدالت میں پیش کرنا ہوتا ہے تو یہ کون سی policing ہے کہ---

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو نہیں پتا کیونکہ چالان تو submit ہو چکا ہوگا اور کہیں پر بھی یہ چیز سامنے نہیں آ رہی اور نئے قانون کے تحت چالان پیش نہ کرنے والے کے خلاف کارروائی ہوتی ہے۔ انہوں نے کوئی ٹوٹا پھوٹا چالان submit کر دیا ہوگا اس لئے میں نے کہا ہے کہ مکمل تفصیلات اگلے ہفتے میں آنے والے بدھ کے دن ایوان کے سامنے پیش کریں گے۔ اگلا سوال ڈاکٹر اشرف چوہان صاحب کا ہے--- موجود نہیں ہے اس لئے یہ سوال dispose of ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔ جی، راجہ صاحب!

انجینئر قمر الاسلام راجہ: میرے سوال کا نمبر 5672 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

راولپنڈی، گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن کی تفصیلات

*5672: انجینئر قمر الاسلام راجہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس راولپنڈی میں ایک گاڑی کی جعلی رجسٹریشن کی جب ابتدائی تحقیقات شروع کی گئیں تو وہاں سے ایک ریکارڈ رجسٹر غائب کر لیا گیا جس میں پانچ سو کے لگ بھگ گاڑیوں کا ریکارڈ تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابتدائی تحقیقات کے نتیجے میں مزید جعلی اندراجات کا پتا چلا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمانہ انکوائری کروائی گئی ہے اور اس انکوائری کے نتیجے میں ذمہ داروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دوران پڑتال ریکارڈ RLF سیریز ایک گاڑی نمبری RLF-292 جو کہ موٹر کار ہے جس کا اندراج الاٹمنٹ رجسٹر میں بنام محمد وسیم ولد محمد نعیم جس پر منسوخی کی مہر ثبت تھی کو جعلی پایا گیا۔ مزید یہ کہ گاڑی کا ریکارڈ/ فائل کا وجود نہ ہے۔ الاٹمنٹ رجسٹر جس کا ابتدائی نمبر 5001 تا 5500 ہے وہ بھی ریکارڈ سے غائب ہے اس سلسلے میں FIR نمبر 16 مورخہ 18-12-09 تھانہ سول لائن راولپنڈی میں درج ہو چکی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دوران ابتدائی انکوائری سات گاڑیوں کا بھی الاٹمنٹ رجسٹر میں جعلی اندراج پایا گیا۔

(ج) ابتدائی انکوائری کی روشنی میں باضابطہ انکوائری PEEDA ایکٹ 2006 بذریعہ حکم نمبری 3019 آر ڈی ای مورخہ 31-12-2009 کو شروع کی گئی (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزید یہ کہ انکوائری رپورٹ مورخہ 10-04-2010 کو مکمل کر لی گئی ہے اور اب کیس مجاز اتھارٹی/ڈائریکٹر راولپنڈی کے پاس مزید کارروائی/ personal hearing اور فیصلہ کے لئے زیر سماعت ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! اس میں بھی پھر وہی سوال ہے کہ راولپنڈی میں ڈائریکٹر ایکسائز کے پاس personal hearing اور فیصلہ کے لئے case زیر سماعت ہے تو اس کا جواب کب تک آنے کی توقع ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کا سوال ہے کہ تحقیقات کے بارے میں سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "انکوائری رپورٹ مکمل کر لی گئی ہے تو اب مزید کارروائی اور فیصلہ کے لئے زیر سماعت ہے" اس کی وصولی تاریخ 20-06-10 ہے تو کیا ابھی تک یہ زیر سماعت ہی ہے یا کچھ ہو چکا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کی existing position یہ ہے کہ investigate کر کے وہاں پر شہزاد مبین نامی کلرک کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے removal from service کر دیا گیا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف بشیر بھاگٹ: اس سوال میں بھی ایف آئی آر نمبر 16 کا اندراج 2009 میں ہوا تھا۔ ایک criminal case registered ہوا تھا جس طرح آپ نے محکمانہ position بتائی ہے کہ کلرک کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی ہے تو میری گزارش ہے کہ منسٹر صاحب فرمائیں کہ اس case کا اب کیا status ہے، کیا اس کا چالان مکمل ہو کر عدالت میں چلا گیا ہے، اس کا ٹرائل ہو رہا ہے یا سزا ہو گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پولیس کی کارروائی کے حوالے سے یہ جاننا چاہ رہے ہیں تو میں انہیں اس کی تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! ہمیں روزانہ یہ درس بھی دیتے ہیں کہ صوبہ پنجاب میں قانون کی حکمرانی ہے، یہاں پر good governance ہے اور یہاں سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے۔ مجھے صرف ایک جواب دے دیں کہ دو سال پہلے ایک ایف آئی آر رجسٹرڈ ہوئی ہے اور دو سال کے بعد آج تک اس بارے میں کچھ نہیں پتا۔ اس ملزم کو discharge کر دیا گیا، اس کا چالان کیا گیا یا اس کا trial ہو رہا ہے؟ اس سلسلے میں پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ بتا دے یا لاء منسٹر صاحب بتا دیں، اگر یہی good governance کی عظیم مثالیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جس طریقے سے پنجاب حکومت میں deliverance نہیں ہو رہی ہے اس کی یہی وجوہات ہیں کہ اس طرح کے معاملات کو pursue نہیں کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، جس طرح سے منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی اور اس کو نوکری سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ جہاں تک ایف آئی آر کی بات ہے تو وہ چالان عدالت میں submit ہو گیا ہو گا اور اس پر حکومت نے نہیں بلکہ عدالت نے فیصلہ کرنا ہے۔

جناب آصف بشیر بھاگٹ: جناب سپیکر! آپ نے پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے جو لاء ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہے اور اس میں افسران واہلکاران بھرتی کئے گئے ہیں جن کو تنخواہیں دی جاتی ہیں۔ پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ اور سیکرٹری پراسیکیوشن لاء منسٹر کے ماتحت ہیں تو لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔ اس طرح کی بدعنوانیوں اور کرپشن کے بڑے بڑے سکینڈل ہیں جن کو اسمبلی سوالات میں بھی لایا جاتا ہے اس کے باوجود بھی کچھ نہیں ہوا۔ یہ بتادیں کہ جب سے یہ سوال وصول ہوا ہے اس کے بعد کیا اس کو pursue کیا گیا ہے؟ آپ کو سیکرٹری پراسیکیوشن سے پوچھنا چاہئے اور لاء منسٹر سے پوچھنا چاہئے۔ اگر آپ اشتہاری ملزمان کو سیکرٹری پراسیکیوشن لگائیں گے تو وہ کیا پوچھیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ اس سوال میں اتنی لمبی لمبی باتیں کی گئیں جو گوندل صاحب نے کیں اور چودھری صاحب نے کیں تو وہ ضمنی سوال کہاں گیا؟ وقفہ سوالات میں بحث نہیں ہو سکتی۔ آپ کا ایک valid point آیا پھر منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی ہے اور اس کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ محکمے نے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروادی ہے اور منسٹر صاحب محکمے کے ذمہ دار ہیں، پولیس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی جس ایف آئی آر کے بارے میں فرما رہے ہیں یہ مجھے اس ایف آئی آر کا نمبر ابھی دے دیں میں اس کی تمام detail پراسیکیوشن ڈیپارٹمنٹ سے لے کر صبح ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا کیونکہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے پراسیکیوشن سے متعلق جواب نہیں دینا۔ یہ مجھے ایف آئی آر کا نمبر دے دیں میں انہیں کل ہی اس بارے میں معلومات لے کر دے دیتا ہوں۔ باقی جہاں تک یہ بات ہے کہ کرپشن سکینڈل میں ملوث لوگ اور اشتہاری لوگ کہاں کہاں پر بیٹھے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہ ہی کی جائے تو اچھی ہے کیونکہ لوگ بہت اوپر اوپر تک بھی بیٹھے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! محکمے کے پاس اس کا جواب ہونا چاہئے کہ اس کے ٹرائل کا کیا بنا کیونکہ گورنمنٹ نے پراسیکیوٹر رکھا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھدار پارلیمنٹیرین ہیں۔ میں نے آپ سے عرض کی ہے کہ منسٹر صاحب یہاں پر صرف اپنے محکمے کی حد تک جواب دہ ہیں۔ انہوں نے جو قانونی کارروائی کرنی تھی وہ کر دی ہے۔ انہوں نے اس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی، اس کو نوکری سے فارغ

کر دیا اور اس کے خلاف ایف آئی آر بھی درج کروائی۔ اب جو ایف آئی آر میں ہو رہا ہے اس پر لاء منسٹر نے on the floor of the House یقین دہانی کرادی ہے کہ وہ اس پر رپورٹ پیش کر دیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جو ایف آئی آر کرائی جاتی ہے اس کے بعد محکمے کی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ اس کو pursue کرے کیونکہ انہوں نے بھاری بھاری تنخواہوں پر بڑے بڑے لائق پراسیکیوٹر بھرتی کئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اگر یہ کہا جاتا ہے کہ محکمے کو پتا نہیں ہے تو یہ غلط بیانی کر رہے ہیں، محکمے کو پتا ہونا چاہئے۔ انہوں نے اپنے پینل پر بڑے بڑے نامی گرامی، بڑے بڑے قریبی تعلق والے پراسیکیوٹروں کو رکھا ہوا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: آپ نے جو کہا ہے کہ پولیس different ہے۔ جب محکمہ ایف آئی آر درج کرواتا ہے تو چونکہ انہوں نے بھاری تنخواہوں پر اپنے پینل پر وکیل رکھے ہوئے ہیں اس لئے ان کو خود ہی علم ہونا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کی مہربانیوں کی وجہ سے Question Hour ختم ہو گیا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات
(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گوجرانوالہ، آمدن واخراجات کی تفصیلات

*5551: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیاوزیرآبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی سال09۔2008 اور10۔2009 کی آمدن اوراخراجات بتائیں؟

(ب) یہ آمدن کس کس مد سے ہوئی؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ان سالوں کے دوران کتنی آمدن ہوئی نیزان سالوں کا پراپرٹی ٹیکس کا ٹارگٹ کتنا تھا؟

(د) ان سالوں کے دوران گاڑیوں کے پرکشش نمبروں کی نیلامی سے کتنی آمدن ہوئی؟

وزیرآبکاری ومحصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

سال	آمدن	اخراجات
2008-09	-/299,878,091روپے	-/17,665,000روپے
2009-10	-/254,676,648روپے	-/14,406,653روپے

(ب) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں سال09-2008اور10-2009میں مختلف مد میں آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

تفصیل مد	2008-09	2009-10 (March-2010)
پراپرٹی ٹیکس	-/140,987,277روپے	-/114,671,955روپے
موٹر ٹیکس	-/142,284,186روپے	-/125,774,942روپے
ایکسائز ڈیوٹی	-/4,204,334روپے	-/2,688,330روپے
تفریحی ٹیکس	-/55,231روپے	-/1,250روپے
پروفیشنل ٹیکس	-/10,766,749روپے	-/10,395,344روپے
ہوٹل ٹیکس	-/1,580,314روپے	-/1,144,827روپے

(ج) پراپرٹی ٹیکس کی مد میں سال09-2008اور10-2009کے دوران پراپرٹی ٹیکس کے ٹارگٹ اورآمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	ٹارگٹ
2008-09	140,987,277/- روپے	211,560,166/- روپے
2009-10 (ماہ مارچ تک)	114,671,955/- روپے	226,187,460/- روپے

(د) مذکورہ دو سالوں کے دوران گاڑیوں کے پر کشش نمبروں کی نیلامی سے ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	نیلامی سے آمدن
2008-09	324,650/ روپے
2009-10 (ماہ مارچ تک)	455,550/- روپے

لاہور ریجن "بی" وصولی کا ہدف و دیگر تفصیلات

*5965: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ریجن (بی) کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے لئے کتنا وصولی کا ہدف دیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی گئی؟

(ج) اگر وصولی، ہدف سے کم ہوئی ہے تو وجوہات کیا ہیں نیز حکومت ہدف کی مکمل وصولی کے لئے آئندہ کون سے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور ریجن (بی) کو مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران وصولی کا جتنا ہدف دیا گیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ہدف
2008-09	1210 ملین
2009-10	827.315 ملین

(ب) مذکورہ سالوں کے دوران جتنی رقم وصول کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ہدف (ملین)	وصولی (ملین)
2008-09	1210/- روپے	637/- روپے
2009-10	827.315/- روپے	737.145/- روپے

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کا ہدف اس بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا کہ سروے ہونے کی وجہ سے پراپرٹی ٹیکس کی ڈیمانڈ میں اضافہ ہو جائے گا لیکن ان دونوں سالوں میں سروے نہ ہو

سکا- مزید برآں غیر مستحکم ملکی حالات، لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ، بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معاشی مسائل کی وجہ سے عام آدمی ٹیکس دینے سے گریزاں ہے- آئندہ ہدف کی مکمل وصولی کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں جس میں ٹیکس ریکوری کے لئے نئی گاڑیوں کی خرید، مستقبل قریب میں نئی پوسٹوں میں اضافہ، ٹیکس کی ادائیگی کے لئے اخبارات میں تشہیری مہم کا آغاز وغیرہ-

ماہ جنوری 2010 میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن و دیگر تفصیلات

*5988: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ماہ جنوری 2010 میں محکمہ ایکسائز کو موٹر رجسٹریشن کی مد میں کل کتنی آمدن ہوئی، آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ ایکسائز کی موٹر رجسٹریشن برانچ کل کتنے افراد پر مشتمل ہے، ان کے ناموں کی تفصیل کے ساتھ عہدہ، گریڈ اور سکیل کی فہرست فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں ماہ جنوری 2010 میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی:-

ضلع فیصل آباد	82,42,171/- روپے
ضلع جھنگ	23,65,169/- روپے
ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	10,88,215/- روپے
ضلع چنیوٹ	3,16,750/- روپے
کل آمدن	1,20,12,305/- روپے

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں موٹر رجسٹریشن برانچ مندرجہ ذیل اہلکاروں پر مشتمل ہے جن کے عہدہ، گریڈ اور سکیل کی فہرست ذیل میں دی جا رہی ہے-

ضلع فیصل آباد

نام آفیسر/اہلکار	عہدہ	گریڈ/سکیل
فرحت محبوب عالم	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
عبدالستار اعوان	انسپکٹر	14
عمران نذیر	ڈیٹا بیس ایڈمنسٹریٹر	ماہانہ تنخواہ 35000/- روپے (کنٹریکٹ)
عمران خان	KPO	12

محمد عمران	DEO	11
عامر جاوید	DEO	11
محمد انور	DEO	11
امان اللہ	جونیئر کلرک	07
رانا محمد آصف	جونیئر کلرک	07
محمد امین	کانسٹیبل	05
محمد ارشد	کانسٹیبل	05

ضلع جھنگ

انیس حیدر	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
ریاض احمد غوری	انسپکٹر	14
منور حیات	DEO	ماہانہ کنٹریکٹ -/8000 روپے
محمد حسن ظفر	جونیئر کلرک	07
محمد حنیف	کانسٹیبل	05

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

محمود الحسن بٹ	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
محمد فاروق	انسپکٹر	14
محمد امتیاز	DEO	ماہانہ کنٹریکٹ -/8000 روپے
سیف الرحمان	جونیئر کلرک	07
عبدالرحمان	کانسٹیبل	05

ضلع چنیوٹ

عبداللہ خان	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی	17
انوار الحسنین	انسپکٹر	14
حبیب الرحمان	جونیئر کلرک	07
نور حسن	کانسٹیبل	05
کل تعداد	25	

کنیئرڈ کالج لاہور۔ غیر قانونی میوزیکل شو سے متعلقہ تفصیلات

*6490: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بغیر اجازت میوزیکل شو کرانے پر محکمہ ایکسائز نے کنیئرڈ کالج پر چھاپہ مارا اور اس چھاپے کے دوران شو میں 500 کے قریب شائقین موجود تھے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میوزیکل شو کرانے پر کالج ہذا کی طرف سے تقریباً 50 ہزار روپے تک کا ٹیکس بنتا تھا ؟

(ج) کنیئرڈ کالج پر دوران میوزیکل شو چھاپہ کس نے مارا نیز اس چھاپے کی نگرانی کون کر رہا تھا اور اس چھاپے کی منظوری کس اتھارٹی نے کب دی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کینئرڈ کالج میں بغیر اجازت میوزیکل شو کرانے پر پرنسپل کے خلاف محکمانہ کارروائی عمل میں لائی، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! جب محکمہ نے پڑتال کی تو تماشائیوں کی تعداد 1239 تھی۔

(ب) میوزیکل شو کی تفریحی ڈیوٹی مبلغ -/136,290 روپے بنتی تھی۔

(ج) کنیئرڈ کالج میں دوران میوزیکل شو ای ٹی او امجد وڑائچ کی نگرانی میں اے ای ٹی او شیخ نعیم قادر اور دو انسپکٹرز انیس چوہان اور فخر ریاض واہگہ نے شو چیک کیا۔ زیر قاعدہ 28 تفریحی ڈیوٹی قواعد 1958 کے تحت چیکنگ ٹیم پڑتال کا اختیار رکھتی تھی۔

(د) محکمہ ہذا کا اس سوال سے تعلق نہ ہے۔

لاہور۔ ای اینڈ ٹی موٹر برانچ ڈی ایچ اے کی تفصیلات

*6808: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی نئی موٹر برانچ A-32 خیابان اقبال ڈی ایچ اے لاہور میں قائم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ موٹر برانچ ڈیفنس، ماڈل ٹاؤن، گلبرگ، گارڈن ٹاؤن اور اس سے ملحقہ آبادیوں کے لوگ استفادہ حاصل کر سکیں گے؟

(ج) ڈی ایچ اے میں قائم محکمہ T&E کی موٹر برانچ میں گریڈ وار کل کتنا سٹاف ہے، آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی نئی موٹر برانچ A-XX ڈی ایچ اے لاہور کینٹ میں قائم کی گئی ہے۔

(ب) درست ہے۔ مزید برآں کوٹ لکھپت، چونگی امر سدھو، ٹاؤن شپ، گرین ٹاؤن جیسی ملحقہ آبادیوں کے رہائشی بھی اس برانچ سے استفادہ حاصل کر سکیں گے تاہم علاقوں کی کوئی قدغن نہ ہے۔

(ج) ڈی ایچ اے میں قائم محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی موٹر برانچ میں تعینات سٹاف کی تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور۔ایکسائز کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*6835: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز کے تحت کتنے دفاتر کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں ڈی جی ایکسائز نے 10۔2009 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو حاصل کرنے کا ٹارگٹ رکھا اور اب تک کتنا ریونیو اکٹھا ہوا؟

(ج) موٹر رجسٹریشن کی مد میں مذکورہ بالا عرصہ میں کتنا ریونیو اکٹھا کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا اور اب تک کتنا اکٹھا ہو سکا اگر ٹارگٹ حاصل نہیں ہوا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع لاہور میں ڈی جی ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب کے تحت سات دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل اور ایڈریس درج ذیل ہیں:۔

1- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس، A-2 فرید کوٹ روڈ لاہور
(موٹر برانچ، ایکسائز برانچ، پروفیشنل ٹیکس برانچ، تفریحی ڈیوٹی برانچ، ڈائریکٹوریٹ ریجن اے اور سی)

2- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس بلڈنگ احسان ہسپتال B-2 فرید کوٹ روڈ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 3,4,10,11&12)

3- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 191 جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 1&2)

4- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19/20 ایم ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون ڈائریکٹوریٹ ریجن، بی اور ملحقہ پراپرٹی ٹیکس زون 5,6,7)

5- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس 19 نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
(پراپرٹی ٹیکس زون 9 & 8)

6- موٹر رجسٹریشن آفس XX-A-31 ڈی ایچ اے لاہور کینٹ

7- پراپرٹی ٹیکس سب آفس رائیونڈ لاہور

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال2009-10 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ریونیو ٹارگٹ اور وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ٹارگٹ (ملین)	وصولی (ملین)
1627.594روپے	1373.782روپے

(ج) ضلع لاہور میں مالی سال2009-10 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں ریونیو ٹارگٹ اور وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ٹارگٹ (ملین)	وصولی (ملین)
2742.453روپے	2893.174روپے

لاہور جم خانہ کلب، ٹیکس کی ادائیگی کی تفصیلات

*6968: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور جم خانہ کلب نے سال2008-09 کے دوران کتنا ٹیکس ادا کیا، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) لاہور جم خانہ کلب نے سال2009-10 کے دوران کتنا ٹیکس ادا کیا، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور جم خانہ کلب نے2008-09 کے دوران کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا-

(ب) لاہور جم خانہ کلب نے2009-10 کے دوران -/819734روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ادا کئے-پراپرٹی ٹیکس سالانہ ہوتا ہے ماہانہ نہیں-

سرگودھا-پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*6973: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال2008-09 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تشخیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال2008-09 کا ٹارگٹ مبلغ-/88540000روپے مقرر کیا گیا تھا۔

(ب) سال2008-09 میں مبلغ-/57326544روپے پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا۔

(ج) چونکہ عملہ پراپرٹی ٹیکس کے علاوہ دوسرے ہیڈز مثلاً پروفیشنل ٹیکس، ٹوکن ٹیکس، ہوٹل ٹیکس، انٹرٹینمنٹ ٹیکس، کاٹن فیس، ایکسائز ڈیوٹی وغیرہ کی بھی وصولی کرتا ہے لہذا صرف پراپرٹی ٹیکس کے ہیڈ میں اخراجات کا تخمینہ لگانا ممکن نہ ہے۔

(د) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کوئی نہیں۔

گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*7104: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گاڑیوں پر لگژری ٹیکس کس قانون کے تحت charge کیا جا رہا ہے؟

(ب) لگژری ٹیکس کی مد میں جنوری2010 سے آج تک کتنا ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) مذکورہ ٹیکس collection کے لئے اشتہارات کن اخبارات میں دیئے گئے ہر اخبار کے اشتہارات پر جو رقم ادا کی گئی اس کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے اور ٹی وی چینلز پر advertisement پر کتنا خرچہ آیا کل رقم بتائی جائے؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ میں کتنی Seven Series, B.M.W گاڑیوں پر ٹیکس لیا گیا اور وہ گاڑیاں کن افراد کے نام رجسٹرڈ ہیں، مالکان کے نام اور گاڑیوں کے نمبر بتائے جائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) گاڑیوں پر لگژری ٹیکس پنجاب فنانس ایکٹ2008 کے تحت وصول کیا جا رہا تھا۔ یہ ٹیکس یکم جولائی2010 سے ختم کیا جا چکا ہے۔ تاہم نادہندگان پر یہ ٹیکس قابل ادائیگی ہے۔

(ب) لگژری ٹیکس کی مد میں 31-اگست 2010 تک پنجاب میں مبلغ 705 ملین روپے وصول ہوئے ہیں۔

(ج) مذکورہ ٹیکس collection کے لئے دیئے گئے اشتہارات اور ان پر آئے اخراجات کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں BMW Seven Series, کی گاڑیوں سے وصول شدہ ٹیکس، مالکان کے نام، پتاجات اور گاڑیوں کے نمبروں کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور-پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*7343: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیرآبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز لاہور نے شہریوں کو ڈیڑھ سو گنا زیادہ پراپرٹی ٹیکس کے چالان فارم بھجوانا شروع کر دیئے ہیں حالانکہ حکومت نے 11-2010 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں اضافہ کا فیصلہ واپس لینے کا اعلان کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پانچ مرلے تک کے گھروں کو خواہ وہ ذاتی رہائش یا کرایہ پر ہوں پراپرٹی ٹیکس معاف ہے، مگر ایکسائز کے اہلکار جعلی اور فرضی کارروائی دکھانے کے لئے تشخیص پراپرٹی ٹیکس کی شق 6 کے نوٹس بھجوا رہے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متعلقہ اہلکاروں کے خلاف انکوائری کروا کر مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرآبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ بات درست نہ ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کے چالان فارم مجوزہ فارمولہ کی شرح کے تحت لاگو ٹیکس کے مطابق برائے ادائیگی جاری کئے جاتے ہیں۔ کسی پراپرٹی ٹیکس میں حکومت کی طرف سے اضافہ نہ کیا گیا ہے اور نہ یہ کسی کو کوئی نوٹس برائے ادائیگی پراپرٹی ٹیکس بھیجے گئے ہیں۔ تاہم پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 9 اینڈ (iii) (C)9 کے تحت اگر کسی پراپرٹی میں کوئی

تبدیلی یا اضافہ ہو تو اس کی تشخیص نو کے بعد چالان فارم برائے ادائیگی ٹیکس بھجوائے جاتے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ پانچ مرلہ کے گھر خواہ وہ ذاتی رہائش یا کرایہ پر ہوں پراپرٹی ٹیکس سے مورخہ 01-07-2004 سے مستثنیٰ ہیں اس عرصہ سے پہلے کے واجبات بقایا ہیں جو کہ بمطابق قانون واجب الادا ہیں۔ان مالکان کو نوٹس برائے ادائیگی بقایاجات بھیجے جاتے ہیں۔اس سلسلہ میں کسی قسم کی جعلی یا فرضی کارروائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا جزہائے کے بیانیہ کی روشنی میں جواب کی ضرورت نہ ہے۔

لاہور۔ماڈل زونز کی تعداد اور متعلقہ دیگر تفصیلات

*7433: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں محکمہ ایکسائز میں ماڈل زون بنائے گئے ہیں، ان کی تعداد بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماڈل زونوں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین کے لئے معقول پیکیج دیا گیا ہے؟

(ج) ملازمین کو پیکیج دینے سے ماڈل زونوں کی کارکردگی کیا رہی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) لاہور میں کوئی بھی ماڈل زون نہ بنایا گیا ہے۔

(ب) ماڈل زون کی عدم موجودگی کی بناء پر جواب دینے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ۔ایضاً۔

ضلع ملتان، موٹر رجسٹریشن برانچ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7766: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے ملازمین کے خلاف کارروائی کس کس بناء پر ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران رجسٹریشن کی مد میں مندرجہ ذیل آمدن ہوئی:-

سال 09-2008	-/119312689 روپے
سال 10-2009	-/81682584 روپے

(ب) ان سالوں کے دوران مذکورہ ضلع میں مندرجہ ذیل گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں:-

سال 09-2008	-/78328 گاڑیاں
سال 10-2009	-/54461 گاڑیاں

(ج) بمطابق ریکارڈ نیو رجسٹریشن موٹر برانچ ملتان مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کوئی گاڑی جعلی کاغذات پر نہ تو رجسٹرڈ ہوئی ہے اور نہ ہی کسی نے جعلی کاغذات برائے رجسٹریشن پیش کئے ہیں۔

(د) ضلع ملتان میں سال 10-2009 میں اٹھارہ ملازمین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے جن کے نام اور سزا / جزا جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ملتان، محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*7767: جناب عبدالوحید چودھری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر کو سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ج) ان دفاتر میں کتنے ملازم کس کس جگہ کام کر رہے ہیں تفصیل گریڈ 9 اور اوپر کی فراہم کی جائے؟

(د) ان ملازمین کے ان دو سالوں کی تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) ان دفاتر میں کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبرز اور ماڈل بتائیں؟

(و) مذکورہ عرصہ کے دوران ان گاڑیوں کے اخراجات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع ملتان میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دو دفاتر ہیں جن میں سے ایک محکمہ کی اپنی عمارت واقع ایم ڈی اے چوک پر ہے جبکہ دوسرا دفتر تحصیل شجاع آباد کرایہ کی عمارت میں واقع ہے۔

(ب) ضلع ملتان کے ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس کو سالانہ بجٹ سیلری اور نان سیلری، بجلی، پٹرول، ڈیزل، ٹیلیفون وغیرہ کی مد میں جو فراہم کیا گیا تھا وہ ضلعی حکومت کی طرف سے تھا۔ پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

	2008-09	2009-10
سیلری	24715210/-	30260614/-
نان سیلری	2086000/-	2411720/-
کل بجٹ	26801210/-	32672334/-

(ج) ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں کل ملازمین کی تعداد 67 ہے جو سکیل 9 تا 19 ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام اسامی	تعداد	جگہ تعیناتی	گریڈ
ڈائریکٹر	1	ملتان	19
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	1	ملتان	18
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	2	ملتان	17
سپرنٹنڈنٹ	1	ملتان	16
اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	8	ملتان	16
ہیڈ کلرک	1	ملتان	14
ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	45	ملتان	14
سینئر کلرک	8	ملتان	9
کل تعداد	67		

(د) ان دو سالوں کے دوران تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے کی مد میں جو اخراجات ہوئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	2008-09	2009-10
تنخواہ	25976892/-	29232351/-
ٹی اے / ڈی اے	267187/-	185791/-

(ہ) ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس 2008-09 اور 2009-10 میں کل پانچ گاڑیاں تھیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	ماڈل
LEG-07-150	2007
LEG-08-886	2008
LEG-08-2888	2008
MNK-1111	1986
MNN-9200	1990

تاہم سال 11-2010 میں مزید دو نئی گاڑیاں ضلع ملتان محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو فراہم کی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	ماڈل
LEG-10-103	2010
LEG-10-564	2010

(و) مذکورہ گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل اور مرمت وغیرہ پر دو سالوں 09-2008 اور 10-2009 کے دوران جو اخراجات ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	2008-09	2009-10
ڈیزل، پیٹرول وغیرہ کا خرچہ	237737/-	429765/-
مرمت، سروس وغیرہ کا خرچہ	8412/-	92296/-

تفریحی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*7900: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تفریحی ٹیکس کن کن اداروں اور اشخاص سے کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ب) سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران تفریحی ٹیکس کی مد میں سالانہ کل کتنی آمدن وصول ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران تفریحی ٹیکس میں کتنی رعایت دی گئی؟

(د) یہ ٹیکس کیوں وصول کیا جاتا ہے؟

(ہ) اس ٹیکس میں رعایت / چھوٹ کون دے سکتا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) پنجاب تفریحی ڈیوٹی ایکٹ مجریہ 1958 کی دفعہ 3(اے) کے تحت ایسے تفریحی پروگرام جن میں داخلے کے لئے ادائیگی کرنا ہوتی ہے ان پر تفریحی ڈیوٹی کا نفاذ ہوتا ہے۔ وہ اشخاص اور ادارے جو درج بالا تفریحی پروگرام منعقد کرتے ہیں ان سے تفریحی پروگرام کی نوعیت کے

مطابق تفریحی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے مثلاً سٹیج ڈراموں پر داخلہ ٹکٹوں کی قیمت پر بیس فیصد کے حساب سے میوزیکل پروگرام اور دیگر پروگراموں پر داخلہ ٹکٹوں کی قیمت پر 65فیصد کے حساب سے تفریحی ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) سال10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں کل وصولی مبلغ-/37404465روپے ہوئی جبکہ سال11-2010 کے ماہ جنوری2011 تک مبلغ-/37919373روپے وصول ہو چکی ہے۔

(ج) مالی سال11-2010 میں 18۔اکتوبر2010 سے سنیما گھروں کو تین سال کے لئے تفریحی ڈیوٹی میں معافی دی گئی ہے۔اس کے علاوہ ان سالوں کے دوران تفریحی ڈیوٹی میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہ دی گئی ہے۔

(د) یہ ٹیکس پنجاب تفریحی ڈیوٹی ایکٹ مجریہ1958 کی دفعہ(1)3اور3(اے) کے تحت وصول کیا جاتا ہے۔

(ہ) ایسے تعلیمی، فلاحی اور رفاہی رجسٹرڈ ادارے جو فنڈ اکٹھا کرنے کے لئے تفریحی پروگرام منعقد کرتے ہیں۔پنجاب تفریحی ایکٹ مجریہ1958 کی دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ 1 کے تحت ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن اس کے علاوہ مذکورہ ایکٹ1958 کی دفعہ 8 کی ذیلی دفعہ 2 کے تحت حکومت پنجاب اس تفریحی ڈیوٹی کو معاف کرنے میں بااختیار ہے، صرف تعلیمی، فلاحی اور رفاعی کاموں کے سلسلہ میں جو پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

ضلع بہاولپور۔ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*7901: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاول پور میں سال10۔2009 اور11۔2010 کے دوران کل کتنی رقم کس کس ٹیکس کی مد میں وصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران تفریحی ٹیکس کی مد میں سال وار کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) یہ تفریحی ٹیکس کن کن اداروں اور اشخاص سے وصول ہوا، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ایکسائز کا کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ہ) کتنے ملازمین مستقل اور کتنے عارضی کام کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع بہاولپور میں سال10-2009 میں مبلغ -/197,387,705روپے اور سال11-2010 (چھ ماہ) میں مبلغ -/109,045,413روپے وصول ہوئے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ٹیکس	کل وصولی10-2009	کل وصولی11-2010
1-پراپرٹی ٹیکس	-/40,848,759	-/25,152,111
2-موٹر ٹیکس	-/109,371,455	-/53,478,879
3-پروفیشنل ٹیکس	-/5,594,767	-/3,899,314
4-انٹرٹینمنٹ ٹیکس	-/43,700	-/50,700
5-ایکسائزڈیوٹی	-/1,360,100	-/444,300
6-ہوٹل ٹیکس	-/1,170,914	-/664,422
7-کاٹن فیس	-/38,998,010	-/25,355,687
کل میزان	-/197,387,705	-/109,045,413

(ب) ضلع بہاولپور میں سال10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/43,700روپے اور سال11-2010(چھ ماہ) میں مبلغ -/50,700روپے وصول ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور میں سال10-2009 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں:۔

(1) جانباز سرکس سے مبلغ -/39370روپے اور

(2) روانی تھیٹر سے مبلغ -/4330روپے کی وصولی ہوئی۔

ضلع بہاولپور میں سال11-2010 میں تفریحی ٹیکس کی مد میں جنوری2011تک چائنا لکی سرکس سے مبلغ -/50700روپے کی وصولی ہوئی۔

(د) ضلع بہاولپور میں محکمہ ایکسائز میں87ملازمین کام کر رہے ہیں،لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 83ملازمین مستقل اور چار ملازمین عارضی کام کر رہے ہیں،لسٹ جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع سرگودھا-ملازمین کی تعداد و بھرتی کی تفصیلات

*8035:جناب اعجاز احمد کاہلوں:کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کے دفاتر میں کل کتنے اہلکاران وافسران ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کر دیا جائے گا؟
(ج) مذکورہ ضلع میں 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کن کن اسامیوں پر بھرتی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں کل 98 اہلکار و افسران کام کر رہے ہیں۔
(ب) ضلع سرگودھا میں خالی اسامیوں کی تعداد 24 ہے۔ تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ خالی اسامیوں میں زیادہ تر ترقی والے کوٹا کی اسامیاں ہیں جن کو پُر کرنے کا عمل جاری ہے۔
(ج) ضلع سرگودھا میں 10-2009 اور 11-2010 میں بھرتی

جونیئر کلرک	03	NIL
کانسٹیبل	02	NIL

ضلع سرگودھا۔ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن و دیگر تفصیلات

*8036: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں؟
(ب) ان دفاتر میں گریڈ ایک تا 16 کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
(ج) مذکورہ ضلع کو 10-2009 اور 11-2010 کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدنی ہوئی؟
(د) مذکورہ عرصہ میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں رقم اکٹھا کرنے کا کیا ٹارگٹ دیا گیا تھا؟
(ہ) اگر ٹارگٹ حاصل نہیں ہوا تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور ان کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تین دفاتر ہیں۔
1- ضلعی آفس سرگودھا ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس میلہ منڈی روڈ سرگودھا سرکاری بلڈنگ
2- سب آفس بھلوال ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سب آفس کچہری روڈ بھلوال، پرائیویٹ بلڈنگ ماہوار کرایہ مبلغ -/3500 روپے

-3 سب آفس بھیرہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سب آفس محلہ ہدایت شاہ بھیرہ، پرائیویٹ بلڈنگ ماہوار کرایہ مبلغ-/3000 روپے

(ب) 1۔ ضلعی آفس سرگودھا میں 83 ملازمین
2۔ سب آفس بھلوال میں 09 ملازمین
3۔ سب آفس بھیرہ میں 04 ملازمین

لسٹ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا کو 10-2009 میں مبلغ-/54865077 روپے کا اور 11-2010 کے جنوری تک مبلغ-/34175338 روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آمدن ہوئی۔

(د) ضلع سرگودھا کو 10-2009 میں مبلغ-/87590000 روپے کا ٹارگٹ اور 11-2010 کے جنوری تک مبلغ-/33039454 روپے کا ٹارگٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ملا۔

(ہ) ٹارگٹ زیادہ مقرر تھا جبکہ اصل ڈیمانڈ کے مطابق 10-2009 میں 95 فیصد وصولی ہوئی اور 11-2010 جنوری 2011 تک 88 فیصد وصولی ہوئی، جس کو تسلی بخش سمجھتے ہوئے کسی آفیسر /اہلکار کے خلاف کارروائی نہ ہوئی ہے۔

ضلع قصور۔ ٹیکس وصول کرنے کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*8041: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان میں کل کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ملازمین نے 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کن کن مدات میں کل کتنا ٹیکس وصول کیا؟

(د) ان ملازمین کو مذکورہ عرصہ میں ٹیکس اکٹھا کرنے کا کتنا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور اس میں یہ کہاں تک کامیاب ہوئے اگر نہیں ہوئے تو کیوں، وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع قصور میں کل محکمہ ایکسائز کے آٹھ دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) ضلعی دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن قصور
(2) سب آفس پتوکی
(3) سب آفس پھول نگر

(4) سب آفس کوٹ رادھا کشن

(5) سب آفس کھڈیاں

(6) سب آفس راجہ جنگ

(7) سب آفس مصطفےٰ آباد

(8) سب آفس چونیاں

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے کل ملازمین کی تعداد 42ہے۔

(ج) ضلع قصور کے ملازمین نے سال 10۔2009 میں مبلغ۔/64,034,034روپے اور سال 11۔2010(سات ماہ) میں مبلغ۔/43,626,851روپے جن مدات میں وصول کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ٹیکس	کل ٹارگٹ 10۔2009	کل وصولی 10۔2009	نام ٹیکس	7ماہ کا ٹارگٹ 11۔2010	7ماہ کی وصولی 11۔2010
1۔ پراپرٹی ٹیکس	25,991,527/-	23,448,630/-	1۔ پراپرٹی ٹیکس	31,880,815/-	19,586,847/-
2۔ موٹر ٹیکس	31,022,399/-	32,620,824/-	2۔ موٹر ٹیکس	35,784,557/-	19,196,790/-
3۔ پروفیشنل ٹیکس	7,666,930/-	6,451,078/-	3۔ پروفیشنل ٹیکس	7,820,340/-	3,720,839/-
4۔ ایکسائز ڈیوٹی	1,412,000/-	975,021/-	4۔ ایکسائز ڈیوٹی	1,091,099/-	582,068/-
5۔ ہوٹل ٹیکس	21,746/-	73,927/-	5۔ ہوٹل ٹیکس	86,393/-	59,582/-
6۔ کاٹن فیس	1,495,637/-	464,554/-	6۔ کاٹن فیس	557,586/-	480,725/-
کل میزان	67,610,239/-	64,034,034/-	کل میزان	77,220,790/-	43,626,851/-

(د) سال 10۔2009 میں موٹر ٹیکس کی مد میں مبلغ -/1,498,426روپے اور ہوٹل ٹیکس کی مد میں مبلغ -/52,181روپے زائد وصولی ہوئی۔ پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، ایکسائز، کاٹن فیس اور تفریحی ٹیکس کی مد میں بالترتیب مبلغ -/28,657,786روپے،-/1,217,452روپے،-/436,979روپے،-/1,031,083 اور-/1,943,150روپے کی وصولی میں ٹارگٹ کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی ہے۔ جس کی وجوہات میں ٹارگٹ زائد مقرر ہونا، ٹیکس گزاران کی مالی دشواریاں اور تفریحی ٹیکس کی مد میں کمی خاص وجہ امن و امان قائم رکھنے کے لئے casual entertainment کی اجازت نہ دیا جائے۔ تاہم سال 11۔2010 کے ابھی چار ماہ باقی ہیں اور امید ہے کہ وصولی کے بہتر نتائج نکلیں گے۔

محکمہ ایکسائز کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*8042: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف) محکمہ کو10-2009اور11-2010میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس میں کتنا غیر ترقیاتی اور کتنا ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا؟

(ج) محکمہ آمدنی کو بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تمام ڈسٹرکٹ کو 10-2009 اور 11-2010 میں جتنا بجٹ فراہم کیا گیا ہے اس کی تفصیل ڈویژن وائز درج ذیل ہے:-

ضلع	2009-10	2010-11
ملتان	-/51,890,269	-/73,512,267
فیصل آباد	-/66,435,533	-/75,413,464
گوجرانوالہ	-/48,293,486	-/62,546,269
لاہور	-/177,894,734	-/223,870,453
لاہور "c"	-/25,711,101	-/29,105,778
راولپنڈی	-/53,665,903	-/75,102,040
سرگودھا	-/30,786,966	-/36,987,966
بہاولپور	-/40,988,518	-/46,070,542
ڈیرہ غازی خان	-/23,093,150	-/28,051,500
ساہیوال	-/26,966,008	-/35,303,800
کل سالانہ	-/545,725,668	-/685,964,079

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تمام ڈسٹرکٹ کو 10-2009 اور 11-2010 میں جتنا بھی بجٹ فراہم کیا گیا ہے وہ صرف غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ کرنے کے لئے تھا اس کی تفصیل ڈویژن وار درج ذیل ہے:

ضلع	2009-10	2010-11
ملتان	-/47,551,550	-/31,734,608
فیصل آباد	-/54,289,956	-/29,841,903
گوجرانوالہ	-/49,586,175	-/30,300,960
لاہور "A+B"	-/177,012,897	-/113,550,394
لاہور "c"	-/22,823,558	-/,14,399,446
راولپنڈی	-/53,665,903	-/75,102,040
سرگودھا	-/26,575,199	-/19,813,259
بہاولپور	-/35,745,198	-/27,176,838
ڈیرہ غازی خان	-/21,106,432	-/10,838,611
ساہیوال	-/20,303,407	-/15,351,517
کل سالانہ خرچ	-/508,660,275	-/368,109,576

(ج) محکمہ کی آمدنی کو بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں:۔

1۔ پراپرٹی ٹیکس کا نیٹ ورک بڑھانے کے لئے سروے کا کام جاری ہے۔

2۔ ڈویژن بھر میں موجود ریٹنگ ایریا کو حدود بڑھائی جارہی ہیں اور نئے ریٹنگ ایریاز کو Notify کروایا جارہا ہے۔

3۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا نظام کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے جبکہ ٹوکن ٹیکس کی وصولی کے لئے خصوصی مہم جاری ہے۔

4۔ پروفیشنل ٹیکس کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کروایا جارہا ہے۔

فیصل ٹاؤن لاہور میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8114: جناب وسیم قادر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ نے فیصل ٹاؤن لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور گرفتار کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

ماہ نومبر 2009 میں فیصل ٹاؤن سرکل لاہور میں 19 نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور سات کو گرفتار کیا۔

شمالی لاہور میں پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*8115: جناب وسیم قادر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

محکمہ نے شمالی لاہور میں ماہ نومبر 2009 میں کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور گرفتار کیا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

محکمہ آبکاری و محصولات شمالی لاہور نے ماہ نومبر 2009 کے دوران 325 پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی اور 107 ٹیکس نادہندگان کو بوجہ عدم ادائیگی ٹیکس گرفتار کیا۔

ضلع قصور-پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*8156: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع قصور میں سال10-2009 کے دوران کتنے پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی گئی، کتنے نادہندگان کو گرفتار کیا گیا اور کتنی رقم وصول کی؟

(ب) ضلع قصور میں کتنے افیون کے عادی افراد ہیں، ان کو ماہانہ یا ہفتہ وار کتنی گولیاں دی جارہی ہیں، سرکاری نرخ کیا ہے؟

(ج) ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ضلع قصور نے منشیات ایکٹ کے تحت سال10-2009 میں کتنے مقدمات درج کروائے، کتنے ملزمان کو گرفتار کیا اور کتنی منشیات برآمد کیں؟

(د) سال10-2009 سے آج تک ضلع قصور میں کتنے شراب کے پرمٹ جاری کئے گئے؟

(ہ) ضلع قصور میں کتنے افسران وملازمین تعینات ہیں ان میں ضلع قصور کے کتنے رہائشی اور کس کس پوسٹ پر تعینات ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) ضلع قصور میں سال10-2009 کے دوران 547 پراپرٹی ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کی گئی، کسی نادہندہ کو گرفتار نہیں کیا گیا اور نادہندگان سے مبلغ -/1319911 روپے کی رقم وصول کی گئی جبکہ کل وصولی سال10-2009 کے دوران مبلغ -/23448630 روپے کی گئی۔

(ب) ضلع قصور میں 212 افیون کے عادی افراد ہیں جن کو ماہانہ 2525 گولیاں دی جارہی ہیں اور سرکاری نرخ مبلغ -/8 روپے فی گولی ہے۔

(ج) ایکسائز ڈیپارٹمنٹ ضلع قصور نے منشیات ایکٹ کے تحت سال10-2009 میں کوئی مقدمہ درج نہیں کروایا، کوئی ملزم گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی کوئی منشیات برآمد کی گئی۔

(د) سال10-2009 سے آج تک ضلع قصور میں شراب کے کل چار پرمٹ جاری کئے گئے۔

(ہ) ضلع قصور میں کل 47 افسران وملازمین تعینات ہیں ان میں ضلع قصور کے 42 ملازمین رہائشی ہیں اور یہ 42 ملازمین جس عہدہ / پوسٹ پر تعینات ہیں، درج ذیل ہے:-

ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	09	جونیئر کلرک	13
ہیڈ کلرک	01	E & T کانسٹیبل	13
اسٹینو ٹائپسٹ	01	ڈیٹا انٹری آپریٹر	01
سینئر کلرک	01	ڈرائیور	01
چوکیدار	01	خاکروب	01

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ میوزیکل گروپس، ڈانس اکیڈمیز، مساج سنٹرز سے وصول ہونے والے ٹیکس

*8164: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے رجسٹرڈ میوزیکل گروپ، ڈانس اکیڈمیز اور مساج سنٹرز ہیں نیز سال 10-2009 کے دوران ان رجسٹر شدہ میوزیکل گروپس، ڈانس اکیڈمیز اور مساج سنٹرز سے حکومت کو ٹیکس کی مد میں کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) ضلع لاہور میں کل کتنے تھیٹرز رجسٹرڈ ہیں اور کہاں کہاں پر واقع ہیں نیز سال 10-2009 کے دوران ٹیکس کی مد میں ان تھیٹرز سے حکومت پنجاب کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں اس وقت دس تھیٹر رجسٹرڈ ہیں۔ سال 10-2009 کے دوران ٹیکس کی مد میں ان تھیٹروں سے حکومت پنجاب کو جتنی رقم موصول ہوئی اور یہ جہاں واقع ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام تھیٹر	تفریحی ٹیکس	پتا
محفل	1,544,500/- روپے	ایبٹ روڈ
تماثیل	635,647/- روپے	فیروزپور روڈ
الحمراء ہال I	1,572,995/- روپے	دی مال
الحمراء ہال II	1,578,250/- روپے	دی مال
ناز	336,000/- روپے	میکلوڈ روڈ
الفلاح	2,192,080/- روپے	دی مال
کلچر کمپلیکس I	924,750/- روپے	قذافی سٹیڈیم
کلچر کمپلیکس II	539,000/- روپے	قذافی سٹیڈیم
اوپن ایئر تھیٹر	40,800/- روپے	باغ جناح
پنجاب ہال	31,200/- روپے	باغ جناح

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی لاء منسٹر صاحب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے یہ تحریک جمع کرائی ہوئی ہے۔ چونکہ میں نے پہلے جمع کرائی ہے اس لئے اس کو پہلے لیا جائے اور مجھے پہلے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! اگر انہوں نے بھی یہ تحریک جمع کرائی ہے تو اس کو مشترکہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): کوئی ایسی بات نہیں ہے اس کو مشترکہ طور پر لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ ذرا بیٹھیں۔ اس کو آپ مشترکہ طور پر پیش کر لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! چونکہ میں نے یہ جمع کرائی ہے اب میں اس کو پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پہلے لاء منسٹر پڑھ لیں پھر آپ اپنی تحریک پڑھ دیں اور اس کو اکٹھا ہی منظور کروا لیں گے۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! پہلے میں تحریک کی منظوری لے لوں پھر آپ دونوں کی قرارداد پڑھوا دوں گا۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میں یہ چاہوں گا کہ یہ ایک ایسی قرارداد ہے جو مشترکہ ہی آنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ قرارداد مشترکہ تیار نہیں ہو سکی۔ میں اپنی قرارداد بھی پڑھ دیتا ہوں اور چودھری صاحب کی قرارداد جو یقیناً تھوڑی مختلف ہی ہو گی وہ بھی پڑھ دیں اور House سے منظوری لے لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! قرارداد پڑھنے کے لئے جس طرح تحریک پڑھ کر اجازت لی گئی ہے اسی طرح سے میری قرارداد کے لئے بھی اجازت لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پہلے میں لاء منسٹر کی قرارداد لے لیتا ہوں پھر آپ کی قرارداد بھی لے لوں گا۔۔

چودھری ظہیر الدین خان: اب مجھے پڑھ لینے دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے لاء منسٹر پڑھ لیں اس کے بعد آپ پڑھ لینا ان دونوں قراردادوں کو لے لیا جائے گا۔ جی، لاء منسٹر!

قرارداد

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت سے انصاف کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لیکن لاء منسٹر صاحب! میں آپ سے ایک گزارش کروں گا کہ آپ نے جب یہ کہا ہے کہ مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ اس میں ایک فقرے کا اضافہ ضرور کریں کہ آج ہمارے ملک پر جو دہشت گردی کے نام پر بازار گرم کیا ہوا ہے تو اس واقعہ پر یہ ضرور لکھا جانا چاہئے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے اور اس کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اب اس کو میں اس طرح پیش کرتا ہوں کیونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان امریکی ملعون پادری ٹیری جونز کے زیر نگرانی فلوریڈا کے چرچ میں ملعون پاسٹر Wayne Sapp (وین سپ) کے ہاتھوں مورخہ 20-مارچ 2011 کو دنیا کی مقدس ترین کتاب قرآن مجید کی بے حرمتی پر اپنے شدید غم و غصے کا اظہار کرتا ہے۔ ان پادریوں کی اس ناپاک جسارت سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کو عالمی سطح پر اٹھایا جائے اور سرکاری طور پر اس سلسلے میں مذمتی اعلامیہ جاری کیا جائے اور قرار دیا جائے کہ یہ دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ یہ ایوان اس امر کا بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اس قبیح واقعہ کے تمام ذمہ داران کے خلاف عالمی عدالت انصاف میں مقدمہ چلایا جائے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: اب چودھری ظہیر الدین خان ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے تو اب میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری تحریک پیش کرنے سے پہلے استدعا ہے کہ جس آرڈر میں قراردادیں جمع ہوتی ہیں اگر اسی ترتیب سے آپ کا سیکرٹریٹ take up کرے تو پھر اس سے اپوزیشن بنچوں کی دل شکنی نہیں ہو گی۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے امریکی ملعون پادری ٹیری جونز اور وین سپ کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

امریکی ریاست فلوریڈا کے چرچ کے معلون پادری ٹیری جونز کا قرآن پاک کی بے حرمتی کرنا اور عالم اسلام کو اشتعال دلانے کی مذموم کوشش

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ مسلمان اشتعال میں آئیں۔اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت وتوقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ مسلمان اشتعال میں آئیں۔ اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت و توقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔ یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔ امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔ اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان انتہائی رنج والم سے یہ قرارداد پیش کرتا ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو اس امر کی سفارش کرے کہ فلوریڈا کے ملعون پادری ٹیری جونز جو کہ مسلمانوں کا دشمن ہے جس کی پشت پناہی امریکہ اور اسرائیل کر رہے ہیں جن کے اشاروں پر وہ عالم اسلام کو اشتعال دلانے کے لئے ایسی مذموم حرکتیں کرتا ہے کہ

مسلمان اشتعال میں آئیں۔اس ملعون پادری نے حضرت محمد ﷺ پر اترنے والی اس کتاب جسے ہدایت کی کتاب، زندگی گزارنے کے آداب کی کتاب جسے قرآن مجید فرقان حمید کہا گیا، جسے پڑھ کر لاکھوں کروڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جس کی عزت وتوقیر دنیا میں تو ہے ہی، اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑھنے، حفظ کرنے پر ثواب اور بخشش کے دروازے کھول دیتا ہے، اس کو تو دیکھنے والا بھی جنتی ہو جائے گا اس اعلیٰ وارفع آسمانی کتاب کو نذر آتش کرنے کا انتہائی گھناؤنا جرم کیا ہے۔

یہ ایوان اس ملعون اور لعنتی پادری کی اس حرکت پر سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور عالم اسلام بھی سراپا احتجاج ہے۔یہ ایوان امریکہ کی بھی پُرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے کہ اس نے اس لعنتی کو ایسا کرنے کے لئے موقع فراہم کیا۔امریکہ اور اسرائیل قرآن مجید فرقان حمید کی تھوڑے عرصے کے بعد بے حرمتی کروانے کی سازش میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں۔اس قبیح فعل پر نہ صرف اس ایوان میں بیٹھے ممبران اسمبلی بلکہ ملک پاکستان کا ہر شہری (بشمول اقلیتیں) اور دنیا بھر کا ہر مسلمان اس ملعون اور لعنتی پادری پر بین الاقوامی عدالت میں مقدمہ چلانے کی بھرپور تحریک چلائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر!---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میں لاء منسٹر صاحب کے بعد آپ کو ہی floor دیتا ہوں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج 22-مارچ کو دنیا بھر میں پانی کا عالمی دن ہے۔ہمارے ملک پاکستان اور خصوصاً پنجاب scarcity of water کو face کر رہا ہے۔اس پر میں چند lines پیش کرنا چاہوں گا---

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! میری ایک عرض سن لیں کہ میرے لئے آپ بڑے محترم ہیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ آج میرا خیال ہے کہ ہم سب کے یہ ایمان کا حصہ ہے اور ہمارے ایمان کو للکارا گیا ہے۔ میں نے لاء منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ اگر وہ حکومتی پنچوں

کی طرف سے کوئی مؤقف پیش کرنا چاہتے ہیں تو وہ پہلے پیش کر دیں پھر اس کے بعد آپ نے اس پر اظہار خیال کرنا ہے اور پھر ہم اس کو آگے چلائیں گے۔ جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو House میں دونوں قراردادیں پیش ہوئی ہیں وہ بڑی مُفصل تھیں۔ یقیناً وہاں پر جو جسارت ہوئی ہے اور قبیح فعل واقعہ ہوا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ یہ اس طرح سے بھی انتہائی قابل مذمت ہے کہ اس پادری نے جس کا نام جونز ٹیری ہے اس نے کافی عرصہ پہلے سے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ میں یہ حرکت یعنی قبیح فعل کروں گا۔ یہ بات نہ صرف پوری دنیا کے بلکہ امریکن گورنمنٹ اور امریکہ کے عوام کے ہر طرح سے علم میں تھی کہ اس آدمی نے یہ حرکت کی جسارت کرنے سے متعلق یہ بات کی ہے۔ اس کے متعلق وہاں پر غالباً کوئی چند ماہ پہلے کی بات ہے جب اس نے یہ اپنی حرکت کرنے کا عندیہ اور اپنی bad intention ظاہر کی تو اس وقت وہاں پر باقاعدہ طور پر اس کے خلاف امریکہ میں مقیم مسلمانوں نے احتجاج کیا، تنظیموں نے باقاعدہ طور پر قراردادیں منظور کیں اور اس پر ریلیاں بھی نکالی گئیں۔ اس کے بعد حکومت نے اس پادری کو اس فعل سے روکا لیکن اس کے باوجود اس نے جب دوبارہ چند دن پہلے اعلان کیا تو اس کو روکا نہیں گیا تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پوری دُنیا خصوصاً مغربی دنیا یہ کہتی ہے کہ دہشت گردی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ کبھی وہ پاک افواج کے ذمہ لگاتے ہیں، کبھی پاکستان کے ذمہ لگاتے ہیں کہ آپ دہشت گردوں کو کنٹرول نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی قابلِ مذمت اور انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں جن کی وجہ سے دہشتگردی کنٹرول نہیں ہو رہی۔ یہ واقعہ اُن لوگوں کو جو ہماری نظر میں یا ہماری سمجھ کے مطابق بے راہ روی کا شکار ہیں اور اسلام کو صحیح مقصد کے لئے استعمال نہیں کر رہے ان کو مشتعل کرے گا۔ ٹھیک ہے، جذباتی کیفیت میں بھی اسلام امن و آشتی کا ہی درس دیتا ہے اور ہمیں اس قسم کی کیفیات کو observe کرتے وقت بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور امن و امان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے لیکن وہ لوگ جو تھوڑا اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتے یا ان کی اس سلسلے میں سوچ درست نہیں ہے وہ ان واقعات کو دہشت گردی کے لئے استعمال کرتے ہیں، وہ ان واقعات کو معصوم لوگوں کو ورغلانے کے لئے استعمال کرتے ہیں، وہ ان واقعات کو اس انداز سے پیش کرتے ہیں کہ وہ لوگ اپنے جسموں کے ساتھ suicidal jackets باندھنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ یقیناً دہشت گردی ایک قابلِ مذمت فعل ہے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور اس کے لئے پوری پاکستانی قوم pay price کر رہی ہے۔ یہ cost ہم بڑے عرصے سے pay کر رہے ہیں اور اس کے لئے ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ ہم

نے اپنے financial loses کئے ہیں۔ جن مشکلات کا شکار ہیں ان میں سے نوے فیصد مشکلات صرف اور صرف اس وجہ سے ہیں کہ اس ملک میں دہشت گردی ہے۔ پاک افواج بھی اس علاقے میں operate کر رہی ہیں جہاں پر دہشتگردوں نے اپنے safe havens بنائے ہوئے ہیں لیکن ان operations کے ساتھ ساتھ جب تک اس قسم کی قابلِ مذمت اور انتہائی گھٹیا حرکتیں مغرب کی طرف سے اور لادینی قوتوں کی طرف سے ہوتی رہیں گی تب تک ان دہشت گردوں کو اپنی کارروائیوں کو آگے بڑھانے کے لئے material ملتا رہے گا۔ آپ نے جو تجویز دی کہ ہمیں اس واقعہ کی مذمت کرنی چاہئے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ اس واقعہ کی مذمت کے لئے الفاظ ساتھ نہیں دے رہے۔ یہ جو دونوں قراردادیں پیش ہوئی ہیں ان دونوں میں بہت تفصیل سے اس کی مذمت کی گئی ہے لیکن پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اتنے بڑے واقعہ اور ایک ایسی کتاب جو کہ راہِ ہدایت ہے، جو قرآنِ مجید، فرقانِ حمید ہے، جس نے اس دُنیا کو رہنمائی دی، جو قیامت تک اس دُنیا کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ آج میں یہ بات بھی کہتا چلوں، پورا معزز ایوان اور پریس گیلری میں بیٹھے دوست احباب بھی سُن رہے ہیں کہ اس ملعون پادری ٹیری جونز کا حشر آپ آنے والے چند دِنوں میں یا چند ہفتوں میں ضرور دیکھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیونکہ اس کتاب کی حفاظت، اس کی عزت وتکریم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ذمہ لیا ہے اور یقیناً اس کی اس حرکت کو اللہ تعالیٰ دُنیا میں معاف کرے گا اور نہ ہی آخرت میں۔ اس کو آخرت میں جو سزا ملنی ہے وہ تو ملنی ہی ہے لیکن دُنیا میں بھی وہ ذلیل ورُسوا ہو گا اور اسے اس جرم کی سزا ملے گی اس لئے میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس انتہائی قابلِ مذمت، انتہائی افسوسناک اور دردناک معاملے پر ایوان کی بقیہ کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میری عرض بھی سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے چودھری صاحب بات کر لیں، آپ نے بھی اسی پر قرارداد دی تھی پھر میں آپ کو floor دوں گا۔ چودھری صاحب! میں آپ کی بات سے پہلے ایک بات بتا دوں کہ میں نے لاء منسٹر صاحب سے یہ request کی تھی کہ یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور آج جس طرح ہمارے ایمان کو للکارا گیا ہے تو یقین مانیں آج اس House کی proceedings بھی نہیں چلائی جا رہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ

آپ سارے بھی یہ چاہ رہے ہوں گے کہ ہم ایک پیغام دیں کہ پنجاب اسمبلی بھی متحد ہے۔ ہم اپنے اجلاس کی کارروائی ختم کر کے اس دہشت گردی کے خلاف ایک message دیں گے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں بھی متفق ہوں اور متفق ہونے کا میں یہ ثبوت پیش کرتا ہوں کہ آج ہم نے سب سے پہلے آکر اپنی پارٹی کی طرف سے پہلا کام یہ کیا تھا لیکن پارٹی کی سطح سے بلند ہو کر اس ایوان، صوبہ پنجاب کے عوام اور پاکستان کی طرف سے میں نے یہ قرارداد اپنے ساتھیوں اور اپنی طرف سے پیش کی تھی۔ میں آپ سے متفق ہوں کہ آج جس دل گرفتگی کی صورتحال میں سارا صوبہ پنجاب اور پاکستان کی عوام ہے اس پر ہمیں بات کرنی چاہئے۔ یہ جو ہم پر اس قسم کے امتحانات آتے ہیں کہ ہماری پہنچ سے دور ایک شخص بیٹھا یہ حرکت کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی پہنچ اور پکڑ سے دور دُنیا میں کیا، اس کائنات میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس مقدس کتاب کے نزول کے بعد خاتم النبیین پر نبوت ختم ہوئی اور اس کتاب کے بعد الہامی کتابوں کے آنے کا سلسلہ ختم ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ:

محمد ﷺ کا جہاں پر آستاں ہے
وہی ٹکڑا زمین کا آسماں ہے

انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے اور اس کے ذمہ لئے جانے کا ثبوت یہ ہے کہ یہ سینوں میں محفوظ ہے، اس کو حفظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ دُنیا کی واحد کتاب ہے جو اتنے ضخیم اور حجم کے باوجود مسلمان حافظوں کے سینوں میں محفوظ ہوتی ہے اور یہ کافر، یہ ملعون جو مرضی کرتے رہیں ان کی سزائیں ان کو ملیں گی لیکن یہ ہمارے سینوں سے یہ چیزیں نکال نہیں سکتے اور اس بارے میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج دوبارہ انہوں نے ہمیں تجدید عہد کا چیلنج دیا ہے۔ ہم نے اپنی زندگیوں میں رسالت مآب ﷺ کے ناموس اور قرآن پاک کی حفاظت کا جو عہد کیا ہوا ہے آج اس ملعون پادری کی اس حرکت کے بعد سارے عالم اسلام کو یہ تجدید عہد کرنا چاہئے۔ ہمیں نئے سرے سے اپنے کردار، اپنے اقدار کو اس طرح ڈھالنا چاہئے کہ ان یہود و نصاریٰ پر مسلمانوں کا خوف طاری ہو اور وہ یہ نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں بہت دُکھ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے کردار، ہماری اقدار کی صورتحال یہ ہو چکی ہے کہ ان کو اب جرأت ہو رہی ہے لیکن خلافت کے زمانے میں جب ہماری مسلم اُمہ ایک فوج تھی تو کوئی آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کی جرأت کیا کرتا تھا اور نہ ہی اس کا تصور کیا جاتا تھا۔ آپ کی نہایت ہی محترم چیئر کے حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ کی طرف سے انہیں ایک message جائے۔ ایسی

حرکات کو بند کرنے کے لئے ایک عام، common character کی ضرورت نہیں ہے بلکہ above board character کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے نہایت اعلیٰ کردار کی ضرورت ہے اور اس کردار کو اپنانے کے لئے آج کے دِن ہم اس واقعہ کو چیلنج سمجھتے ہوئے accept کرتے ہیں۔ جس ملک کے اندر یہ واقعہ ہوا ہے اور وہ ممالک خصوصاً Europeans ممالک ان کو جو encourage کرتے ہیں، حکومت پاکستان کو چاہئے کہ ان کے Ambassadors کو بُلا کر ان کے سامنے show displeasure کیا جائے اور یہ مطالبہ کیا جائے کہ ان کے خلاف عالمی عدالت میں کیس چلایا جائے اور حکومت کو یہ کہا جائے کہ ان کے Ambassadors کو بُلایا جائے اور show displeasure کیا جائے۔ اگر وہ اس سے باز نہیں آتے، کوئی surety یا guarantee نہیں دیتے تو یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ رازق ہمارا اللہ ہے۔ ان imports اور exports سے ہمارا رزق نہیں چلتا۔ ان ممالک کے ساتھ ہمیں اپنے تجارتی تعلقات منقطع کر دینے چاہئیں۔ ہمیں وہاں کا سوکھا دودھ استعمال نہیں کرنا چاہئے، ہمیں ان کی غذا اور پاؤڈر وغیرہ نہیں لگانا چاہئے، جتنی imports ہیں ان کو بند کر دینا چاہئے کیونکہ ان کی زندگی معیشت پر چلتی ہے مگر ہماری زندگی ایمان پر چلتی ہے۔ میں یہی کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان کی سلامتی دے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف بات کر لیں پھر کامران مائیکل صاحب آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، راجہ ریاض صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جو واقعہ ہوا ہے انتہائی گھٹیا ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ نے اس معزز ایوان میں ہم سب کو اظہار خیال کا موقع فراہم کیا ہے یہ بڑا احسن اقدام ہے اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کو للکارا گیا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ جو بھی اس قسم کی گھٹیا حرکت کرے گا، اس کتاب کا ضامن اللہ تعالیٰ خود ہے انشاء اللہ اس کو اس کی سزا ملے گی لیکن چودھری ظہیر صاحب نے جو تجویز دی ہے کہ ان کے سفیر کو بلانا چاہئے۔ میں وفاقی حکومت سے آج ہی اس مسئلے پر بات کروں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے معزز ایوان کی جو قرارداد ہے یہ بھی ان کو بھیجتا ہوں اور ان سے ٹیلی فون پر بھی بات کرتا ہوں کہ ان کو بلا کر ہماری قوم کے جذبات ان تک پہنچائے جائیں۔ امریکی حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ اس کے خلاف action لے کیونکہ یہ انتہائی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آج جو سب سے بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری مسلمان community متحد نہیں ہے۔ آج ایک دفعہ پھر مجھے جناب

ذوالفقار علی بھٹو یاد آ رہے ہیں جس نے مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد کروائی۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج اگر مسلمانوں میں اتحاد ہوتا اور ان کی کوئی leadership ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا واقعہ قطعاً پیش نہ آتا۔ یہ واقعہ صرف اس لئے پیش آیا ہے کہ ہمارے اپنے اندر اتحاد نہیں ہے، ہمارے پاس کوئی ایسی leadership نہیں ہے جو ساری امت مسلمہ کی community کو متحد کر سکے۔ کاش! آج ذوالفقار علی بھٹو زندہ ہوتا جس نے پوری اسلامی دُنیا کو اکٹھا کر دیا تھا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ اس قسم کا واقعہ ہرگز پیش نہ آتا، اسلام کے خلاف اس قسم کی جو سازشیں ہو رہی ہیں یہ بھی کسی صورت نہ ہو پاتیں۔ ہم سب مسلمانوں کو اکٹھا ہو کر اس کی پُرزور مذمت کرنی چاہئے اور رانا ثناء اللہ خان صاحب کے پاس شاید کوئی قادری ہو، ملک کے اندر تو ان کے پاس قادری ہیں اگر امریکہ میں بھی ان کے پاس کوئی قادری ہو تو اپنا کارنامہ کر دکھائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اس واقعہ کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ مسلمانوں کو للکارا گیا ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران مائیکل صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے مصمم ارادہ بھی کیا ہوا ہے اور محترم قائد حزب اختلاف سے وعدہ بھی کیا ہوا ہے کہ اس اجلاس میں کم از کم ان کو کسی بات کا جواب نہیں دینا۔ محترم نے جو بات کی ہے اتنا ہی عرض کروں گا کہ یہ رات کو ذرا جلدی سو جایا کریں، یہ صبح بارہ بجے اٹھ کر آتے ہیں، پیچھے سے تیار ہو کر آتے ہیں اور بات کر کے باہر چلے جاتے ہیں۔ قائد حزب اختلاف کی ذمہ داریاں اب اس طرح سے نہیں نبھیں گی۔ موجودہ اجلاس تو ان کا گزر جائے گا لیکن اس کے بعد ان کو مشکلات پیش آئیں گی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں بھی کچھ عرض کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میرا خیال ہے کہ ہم اس پر مزید بات نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران مائیکل صاحب! مجھے بھی پتا ہے کہ آپ اس پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس مسئلے کو political نہ بنائیں، یہ ہمارے ایمان کی بات ہے۔ اقلیتوں کا جو point of

view ہے وہ ہمیں پتا ہے۔ میں اب احتجاجاً House adjourn کر رہا ہوں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ آپ بھی ہمارے ساتھ نکل کر باہر سیڑھیوں پر چلیں اور آج قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف مشترکہ احتجاج کریں۔ اب اس مسئلے پر کوئی بات نہیں ہوگی، جو بھی بات ہوگی باہر چل کر ہوگی۔

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 25-مارچ2011 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔